TEXT CUT WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222526
UNIVERSAL LIBRARY

OUP—43—30-1-71—5,000

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. [illegible] Accession No. [illegible]1557

Author [illegible]

Title [illegible]

This book should be returned on or before the date last marked below.

بتوفیق لطیف امیر زبان النسا ابن سبی

یہ مجموعہ نازک خیالی گلدستہ رنگین مقالی کارنامہ لطائف و ظرائف مسمی بعجائب یعنے

کتاب فسانۂ عجائب

باہتمام وانتظام سے سید محمود علی مہتمم و منیجر کے

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شان میں اللہ کی مطلع وہ ہو دیوان کا
ذکر ہر مصرع میں آیا ہی خدا کی شان کا
حسن مطلع سیکا ای نور نبی کا وصف ہے
بولا کاغذ سی قلم یہ قطعہ جب لکھنی لگی
حیدری خاتم خدا کی شیر کی تعریف میں

جیسی بسم اللہ پہلا ٹکڑا ہی ہوا قرآن کا
لو گو بیتا اللہ مطلع ہی مرے دیوان کا
قول سنا پنج ہی یہ میری محمد جان کا
رعب ہی حرفوں کی دل ڈر جائی ہر انسان کا
شعر جو ہی شیر ہی وہ کلک کی میدان کا

سوتی ہیں اب پہین سی مخمل کے فرش پر
کہٹا ہوا نصیب جن کو بیال کا

ہوتا نہین ہی ایسا بہو بیٹیون کا طور
چیر یانکے یدہ ہوتا ہی اکثر چہنال کا

ہمسائی میری سر کی قسم آئیو ضرور
کونڈا کرونگی جمعہ کو سید جلال کا

بدنی لگی ہین کس لئی پنچایت آپ سے
مالک ہی اب کیل مری انفصال کا

مرزا جوان کو پیڑو کا اپنی دکہانہ کہاؤ
بہانا بنا کی شوق سی تو رکہد ہی ال کا

چہپ چہپ کی پاس اسی بو استہزا وہی چال کے
ہی لاکہ بار آیا ہزار اسکا بالکا

دردون کی ماری مرتی ہو لیتی نہین خبر
کیا کہولنا تمہین نہین آتا ہی فال کا

سر پہوڑ کے لہو کی بہاؤن گی ندیان
گر بال بیکا ہوگا اجی میرے لال کا

ایسا نکہٹو ملی سی میری نبد نا سوا
ادلتا پڑا ہی جہگڑا لگی روٹی دال کا

ای باجی اس طرح نہین چہپتا کسی کا عیب
جس طرح چاند رہتا ہی بدلی مین ہال کا

وہ جانصاحب آپکی ہی ریختی کی دہوم
شہر کی جیسی شہرہ ہی ہر جا خیال کا

کہتی ہون دل مین جب سے مجہی تو نظر پڑا
خالق بچائی جان ہلا کو نظر پڑا

یہ ایک ہے اہنکہ توتی کی طرح ٹین ٹین لگا کرنے
اگر ... نہ ہوتا قدر کرتا کون جنت کی
نہ مانو مہر کم مجھی کے حق مین کانٹے بوتے ہو
پڑا ہی کیون زلیخا مہلوی جب آئے یوسف کو
اگر رستم فتح خان ہی تو ہو نہیں سر مار ندی سے

اوٹھی دنیا سی جلدی نام الیسی بیمروت کا
ہی رتبہ سیوم کی خست سی حاتم کی سخاوت کا
نہیں یہ ... ہے ... ہیگا صاحب مروت کا
کیا خانہ خراب اوسکو دکھایا کوچہ الفت کا
چلا تلوار کے آگے ہی کس زن ... کا

وہ بہی اوستاد مجکو جان صاحب دلنی کیا نسبت
کیا پر نام روشن ریختی نے تیری نسبت کا

کروا کے پایا مستی نسخہ شراب کا
ملوا رہی یہ مرتا ہی تف اوسکی ...
یہ رکے آہین کہنچین ہین ...
انا خدا کی گھر مین جو ہوتا ہمارا دخل
رنڈی کسی شرابی سی تیری لگے آنکہ
مرنے کی بعد قبر مین ڈہیلے کی جا بوا

کرتا بدن کو تنگ ہی رکہنا شراب کا
قاضی کے گھر مین کیون نہو چرچا شراب کا
ہی دیکہ آنکہین نگین بہکا شراب کا
پانی کے بدلے مینہ ہی برستا شراب کا
تعبیر ... جو خواب ہی ... دیکہا شراب کا
رکہدینا میرے پہلو مین شیشہ شراب کا

5

ہو رہی عالم الی لالہ ہرگوپال کا
جس طرح چھوڑ گیا ہی لالا اُمر لال کا

سم کی گھر مین میا نکی دال ہی گلی نہین
برم رکھی جان لیگا آنکھ لیگی کا لکا

وہ تو رہتا گانڈ ہی تو گانڈ ہی ہوتی نہین
ہی گرد گنشال تیرا تو دگھوری بال کا

نام بردی کی دروازی کی کنڈی ہی بند سے
چور گھر چوپٹ کرین منہ ہی تجکو مال کا

جانصاحب جس ہی کہلجاتی ہی سب نیکی بدی
ریختی سیج مچ مری بانسا ہی یہ رمال کا

کیا ہجکو پڑی کوئی زناخی کی گھر آیا
اچھا نہین کرنا ہی ابی ذکر پیا یا

اوجڑا ہوا آبادی کا جب گھر نظر آیا
روئی لگی مین دیکھہ کی جی میرا بہر آیا

نرگس بجی بیمار کیا عشق نے جسکے
اک دن زہر لینی کو وہ بی خبر آیا

بد بات کی بو بہیلی گی مشکی کی طرح بہر
صندل مری گھر مین کبہی عنبر اگر آیا

خورشید کی عطین کو دیا چوڑا کتان کا
کرنی مری مہتاب کا ٹکڑی جگر آیا

گو آنکھہ لگا ہر دوا تہا چبوٹی کا دیور
کبنی مین مری جا کے بڑا نام کر آیا

باندی کو میری پیڑ دکہانیکی ہی عادت
ہی نافسی پاجامہ جو نیچی اوتر آیا

جلاؤں ایسا کہ صندل کی طرح گھس
نہ آئی نس کٹا جو میری گھر نہیں آتا

بلاتا کون ہے کر شکلی اسکا منہ کالا
تری بلانی سے عنبر اگر نہیں آتا

نہ پھیکا ڈھیلا نہ کھنکھار ہی چھپا چلی آئی
کسیکے گھر میں کوئی بے خطر نہیں آتا

ہماری اسکی تو منہ دیکھی کی محبت ہے
مہینوں اسے بوا وہ بے خبر نہیں آتا

کبھی وہ آج ہی لائی نہ چاندنی خانم
ترشتی مادہ ہے دو دن سے نر نہیں آتا

گرگٹا ہو وے جو مضبوط اور دکھائی مزا
مجھی تو اتنوں میں کوئی نظر نہیں آتا

لڑائی جھگڑا ایکھیڑا اکری بلا میری
رہیں وہ کسی کی گھر مجکو شر نہیں آتا

نہ کیوں یہ خاک میں مل جائے رنگ کندن سا
کسی کے ہاتھ اجی مفت زر نہیں آتا

خصم کا مال فقیری یار کو کھلا رنڈی
نہیں ٹولا کہ کا گھر خاک کر نہیں آتا

قسم خدا کی ہے باندی جان صاحب سی
کسی پہ نیند ہی کو بہتان کر نہیں آتا

گرگٹ کی طرح کالا کبھی لال ہو گیا
غصہ سے مردوے کا عجب حال ہو گیا

تو روز سے جان پوری وہ اب کیا ہے
بچہ تو جنتی نہیں سال ہو گیا

۶

دیوان جان صاحب

[illegible]

ای جان میر اخیج ہی تجہو سی کہا
رنڈی سی تمہین میلہ ہوا نہین تہا

اوتر اہوا ہی چہرہ کل سی کمال تیرا
کوٹہی پہ چڑہکی رنڈی کرتی ہی جو کنگہی
دکہ اوسی کون روئے عادت خدا ہی کہوئی
کوئی تو آ ہنسی گا آلو ہوا انگوٹہا
محبوب بنکی جوپایا عاشق تہی دلکو بہایا

جی ہی نڈہال تیرا کیا ہی یہ حال تیرا
مین ہیچ خوب سمجہی یہ ہی ہی جال تیرا
نرگس سی چشم ہی ہو وی دیدہ چہنال تیرا
ہی جعل ساز بہری ہر بال بال تیرا
ہنسا کسی نی گا یا خیال تیرا

تہی مین تو تیری جاتی کیا بات تہی چہپاتی
جو غیر سی بچاتی ای جان حال تیرا

گئی تہی دیکہنی باجی مین سورج کنڈ کا میلا
نگوڑ سی دیکہ ایسی آ گیا ہو گئی بزری
اچہی تہی پر ٹہیر ہی ایسی ہنسی پہر گئی تا مر کی
قہر نام ہی اوسکا وہ بڑہ دکہتی سو دیکہو

بجی ہوئی ایسی بستی مرد و نکا یہ ہو اریلا
ہری تیہر کی جہاتی تہی تم منہ جو یہ جہیلا
نکلا ہی اوہی کیسا آکی میری آنکہ میں میلا
ورسی پرمین نا تہو سرتی ای لوا باندہی جو میلا

[illegible]

گوڑہ اون چہاتیون سی جنکی اوٹھی جوبن ‎—‎ میں تجھکو سونگی مری جسنی چرائی انگیا

ایسی مانسین کیا پہنین جو پہنا جین ‎—‎ اپنی جوبن کو سوئی گنجری قصائی انگیا

جان صاحب ہی کیا آج بلا یا مجرم

عطر فتنہ کا ملا خوب بسائی انگیا

اونکی نوروزی پورا سال ہوا ‎—‎ تہی یہی عید جو وصال ہوا

کس کے تم غم مین نبگئین مردہ ‎—‎ اوہی درگور کیا یہ حال ہوا

مجکو الفت حیا سی ہے باجی ‎—‎ اوسکے مرنے کا غم محال ہوا

آنکہہ منڈی کا ہی دیدہ نرگس ‎—‎ تیری صحبت سی ہے چہنال ہوا

پہنس گئین گوری بی فرنگی سے ‎—‎ جال اوسکی کمر کا جال ہوا

جسنے دولت قدم روپی گاڑی ‎—‎ مال وہ موذیون کا مال ہوا

تو صنوبر سی دوستی کرکے ‎—‎ موئی شمشاد کیا نہال ہوا

ہی منافع جو مسئلہ سی سوا ‎—‎ سود کہانا ہی اب حلال ہوا

چپکی رہنی مین تہا حرام وہ کام ‎—‎ ایک دبولون سی حلال ہوا

[illegible]

مری آگی نہ رو د کہڑا نہ ماجی بلبار اپنا
تری یا تونسی ہوتا ہی اری دل بیقرار اپنا

دیا بہولونکا گہنا سو تمکو یہ خار ہی مجکو
نہ کیون دل پہول سا کملا ای ہی تو بہار اپنا

پہنسا تا ہی یہی دل جانکی پہانسی کے پہندی مین
اسی کمبخت پر چلتا نہین کچہ اختیار اپنا

رہا گلشن سی خوش کانٹی سی یہ ہمکو وہ سمجہا
کیا گلزار خار ان پر دل فدا جنکو ہزار اپنا

نہ بات اوس سی کر مصری کی بسکی کانٹہ ہی پڑا
انگوٹہی جان کی پری کو جانا تو نی یار اپنا

نہین کچہ سوجہتا اپنی تری کی آگی ہاں بہی
مجہی چہیر یہ کہا ڈہونڈلائی جا کی یار اپنا

خدا نی پدمنی کو قوم مین ان کی کیا پیدا
پڑا ہی ایک سنی ریتہ تکیون سمجہین چمار اپنا

جواہر کی محلہ مین اوسی جوہر کی چہور دیسی
اری کندن اوڑاتا ہی مزا کر ساتہ کار اپنا

اری تو جان صاحب کیا کیا نوری پہلی پیسم
تری جوتی کری یاد تبہ اوسکی سر شار اپنا

دیکہتی ہی دیکہتی کیا ہو گیا
مین تری تو جان میرا ہو گیا

پہر گئی اک بار ہی مرزا کی آنکہ
دیکہنا بی ادہی یہ کیا ہو گیا

دوستی کس درد سی کی آج کل
حال کیا یہ دشمنون کا ہو گیا

۹

[illegible]

مالن ہی نوجانی سو تیا کا بیسٹر
خورشید کیا کہون انہین آنکہون کی سامنی

دانون سی ٹھنڈیون کی کہ سارا اپہل گیا
گرگٹ کی طرح رنگ زمانہ بدل گیا

تصویر اونکی دیکھہ کے آنسو نکل پڑی
دیدیکی جیبی کہہ گیا مفلس سٹرن کوٹی

بچہ ہی تہا کہلونی پہ آخر مچل گیا
سقہ نگوڑا بہی پری خانم کو چہل گیا

دائی یقین ل کو ہی گرجائیگا حمل
آنکہین لڑائی اون سی کہا رہی تہ یا تری

ننہا سا لڑکا خواب مین کل بیٹ مل گیا
اوسکا بہی میری چونڈہی پہ دلا او چہل گیا

منہ ہی سی جیب ہی مری کل کل بگڑ گئی
چہپٹی اٹہی دوگانا اوٹہا انسہ کا رنگ روپ

کل نا فہ ٹل گئی تہی تلا آج ٹل گیا
سورج کی تیزی کم ہوئی دن لو کو ٹل گیا

دیوانی بن گئی تہی مین پیر نیو کی گہوسی
کرتی ہی کنگہی چوٹی بڑہاپی مین بکیا

چہوڑا طبق ہی جب سے میرا دل سنبہل گیا
رسی زنانی جل گئی لیکن نہ بل گیا

ای جان ایسا جہاتی سی لپٹا یا ہیچ کر
نگمیا کا میری سارا مسالا مسل گیا

سیرون مری بدن سی لہو ان نکل گیا
سر کیا ڈہکا کہ دم ہی جینا نکل گیا

[illegible]

۱۱

رنڈی نہ کر بلا مین کوئی جا ئی ای لوا
حاکم کا لکہنو کے یہ احکام ہو گیا

گر ڈیا سنوار دو ن گی ادی بہیک مانگکے
نشاط کہ اودہر تو سر انجام ہو گیا

جمشید سا مین تو ڑ کی سر لو نگی دیکہنا
غایب جہان نما جو مرا جام ہو گیا

مشکی مڑی ہی رات سی جو شنبو نکی یاک
آرام لڑکے کرتی ہے آرام ہو گیا

مالن ہین کی آئی ہی تو دیکہ تو بہار
سستا گزری کو مول سی بہو لام ہو گیا

تیری جدائی جان کی جالی کی جان دہی
نشادی کا موت کا پیغام ہو گیا

جانصاحب آگی دل بہجہ سا گیا ہی گیا
ادہر ہی کیا تقدیر بگڑی بن کی سو پہر گیا

بن کی بگڑی بات کیا قسمت سی تار جا گی
چپا ند معا بر آ کی دروازی پہ کپیا پہر گیا

بی بی باندی بن گئی اور باندی بیگمی
بیٹ رسنی بیر زنا خی کیا نصیبا پہر گیا

بی بلائی مردوں کے گہر مین سیر دوڑ سی گئی
لو حیا ہی بیگم دل مجکو نگوڑا پہر گیا

گو بنا تی جان مٹی گالیان بیچکی بین
کہاتی کہاتی ہیشائی جی بہار پہر گیا

کل جو عیدی آئی لڑ و چکا کی سسرال سی
ر کہ لیا ہی نہ کیا نشاط او کیا پہر گیا

[illegible]

ہرنی کی اندہی ہو نی یہ ایسی کہاں کی آنکھ
پر بیٹہ رہیا اودہی بنفشہ نے توڑ کے
گہورا مجہی جن آنکہوں سے دیکہے تہو وہ چشم
تم ایسے جنتی ہو سنوا ہے میاں بہار
میلی وسکی گہر یہ اوسکا بوا سکی سامنے
رو یا نی اپنی مال کا بہر وہی سنار کو
چہلا جڑا و سونے کا دولہ کی سامنے
نیو کی بات غیر سے کرنی کی مین نہین
مرزا مقیم سیکڑوں آتی ہین جوہری
باتین تمہاری جورو کی جہریوں سے کم نہین

نرگس کو میری آپ نے بیمار کر دیا
دو پیسے بہر کا بہی نہ زر اور کر دیا
کل چہیتوں نے ہوس کی بیمار کر دیا
جو جیتی لی لیا نہ کبہی ہار کر دیا
لکہہ پڑہ دیا زبانی بہی اقرار کر دیا
سنتی ہون رتی رتی کا مختار کر دیا
منہ دولہن پہ دمنی کو وار کر دیا
سو بار مینے آپ سے انکار کر دیا
گوہر نگہر کو جوہری بازار کر دیا
اے بیا ایسا جورو کو خونخوار کر دیا

دولہا بنا کی رکہتی مین اے جان آپکو
بندی کو مفلسی نے ہی لاچار کر دیا

مینہ کا برسنا اور وہ پینا شراب کا
تہا کیا ہی عیش باغ مین جلسا شراب کا

۱۳

طمانچی کہا ئی ہین میتی نا حق بلا خانم کو انی کہیں
مجہی تو امان نی پہوکنی ہی چڑیسی تنک تہین تہا مارا

کبہی ہین دیتی لتو لاڑو خانم قسم خدا کی دیکہ لینا
نکال لو گی مین دو نو دیدہ ہی کیا کسی سی جواب اتارا

کبہی ہین کہاتی گھونسی آتی کہ تجہ تن مین نہین ہی باقی
بنا ہی تو تجہہ بہلا مین کیونکر نہو ہی دولی کا جب سہارا

بڑی خوشی سی وہ چہوٹی ٹوٹیکا اپنی تمنی نکاح کرتین
قسم ہی اس سر کی **جانصاحب** نہ آیا بیگم کو تنجہ ذرا

کہانا چیرا کی خوب نہیں تماسی پان کا
منہہ کی کہین کہلا ئی نہ جسکا زبان کا

چوری لگا نہ جو ہری جنی کے یار کو
درّ دانہ موتی لی گئی گوہر کے کان کا

بیڑا تو لی او ٹہا یا خدا سر خرو کرے
سر سبز ہون یتا جو لگی خاصدان کا

محرم نکیلی چہاتیون پر پہنتی ہی نئے
انگیا غلاف جوڑا ہی یہ خاصدان کا

صرفہ نکر نواڑ کا غارت نکر جہیز
پا پلی بہی دے پلنگ نہ بیٹی کو بان کا

متانیون کی کیون نکرین تجہہ سی دل
ای **جان** تو ہی مردوں مین باقی نشان کا

چہوٹی دیوار سی سر سے پردا کیا
با جی صاحب او ہی تمنے کیا کیا

تری کہنے سے تو آزاد کیا شمشاد
نوچ بندے ہے صدقے کئی سو سرو سے

منہ دکھا مجھے ... سے ہوا پیدا
چاند کی منہ کا لا کر دیا شکل سے اپنا

جانصاحب کی جدائی سے یہ شیتیاں آتا
دل نگوڑا کہیں لگتا نہیں دم بھر بیٹھا

انکی پیہم کا دل ہی وہ بت بے پیر کا
کیا ہی دھوپ میں باندھی ہی سر اپنا سفید
انشا فی جانم کی چوٹی ہی پری جانم کھلی
کھولی شانے پر ... بتا نہیں لگنی کا کچھ
سچ کہا مہر نانی یہ روشن ... روشنی ہوا
ہی نگوڑی کیا پھر لگی ہو گی تو ننگی گلی

تھا نکھو گھ میں خالق کی مری تقدیر کا
آج تک آئینہ ... تصویر کو لپکا ... کا
ہی بنایا توڑ کی ... زنجیر کا
ہی اگر گردن کہا سو تو زنجیر کا
... جانم سر کی زنجیر کا
بن ... سودا ... سودا ... زنجیر کا

جانصاحب سامنے ... آئی لگی
کھینچ لی نقشہ خیالی وہ مری تصویر کا

پیسا تھا پاس رہتی تھی سر آن آشنا
یا دور دور کر لی ہیں اجی جان آشنا

[illegible]

اپنی ہی بری وقت میں کام آتی ہے تیغ	اُڑ گئی ہوش سب کو کی گھوڑا تمہارا
ٹوٹا جو ہوا ہی تو میں کرونگی سنا ریش	گھبرایا ہی بیٹا پدر یہ پھر پیار تمہارا
کیوں پانوں پہ سر رکھتے ہو تم ہاتھ جوڑ کر	اوٹا ابھی کیسا کاٹی گی سر کا تمہارا

دل ہلکی ہوش جان مری جان کی دشمن
لوکہا و قسم تمہارے افسر تمہارا

دکھ نہی ملنی پھری بہا ہی کو سکھیاں مہم	مرگیا سر جو گئی ہے بہیا کو بھی ملال ہوا
سمجھی تم کو دی نہو والو تم نیم کی پھول	جال کرتی کا مری جان کو جنجال ہوا
ناک کٹوا کی میں منہ دراونگی بے سوت کا سر	دشمنوں کا مری جیڑا اکرا کیال ہوا
میں ابھی اکیلی بیٹھی ہوں ملت سی کنارا وان سے	پیشم تیا باندی کی مرزا کو جو رومال ہوا
خاک میں مل گئی جلا جلا کے ستا مہر	سوت اور روزی کو پورا نہ ابھی سال ہوا
داغ لائی ہی صنوبر بھی آزاد کر دو	آشنا حال میں باندی کا جو قوال ہوا

ہو گئی گور کی روی سچی نا بد تر ہو
جان اللہ صاحب کے جدا ہی عجب حال ہوا

۱۵

[illegible]

دلمین میری ہجر کی ای جان یہ کیا آئی
روتی جو مجھی دیکھا امداد بہت رویا

کہلا جنگل مین آکی حال ان چیر ونکی جو مجنون کا
اجی کس پیار سے خانمین یاوہ کو بلاتا ہی
انہ کیون دیک ہی کلیجا ہوکر کنگھی فکر کرتی ہو
زناخی رات کو کوئی تو آیا پاس تیر ہی

ہرا عاشق کو تیر دہن ہے پیا اپنی مجنون کا
تماشا دیکھو دیو سیخان کبوتر کی تو غون غون کا
مری تو مانگ مین تل مین تمہین بکو ہوا جو کا
نکیون ول کہنکی کہنکا ہو دسہریکی جو جو بچون کا

دہرا رہتا ہی گہر مین اور کسی کو تو نہین دیتا
ترا دیوان ہی ای جان صاحب گنج قارون کا

جو دل مین ہو وہ جو وسی تدبیر نہ کہنا
صندل جو گھسا مین نے تو پوا ونکی بہو ئی
پروانہ تھی وہ او سے تیری شمع کرین گے
ای جان کوئی سوت کو ہشیار ہی کرتا
مصری اجی لائی ہی ذرا چکھکی تو سمجھو

پا یگا خطا او سدی بی پیر نہ کہنا
عنبر سے مرا حال ملا گیسو نہ کہنا
کل رات کو جاتا رہا گلگیر نہ کہنا
ٹھہرائی ہو جو اوس سے وہ تدبیر نہ کہنا
بچون کی ریا دل ہی اسی کہیر نہ کہنا

١٧

گلشن کی تو روش نہ میری دل کو خار ہے	پہولیگا گل بہار نہ دم بہر نسیم کا
بی بی بنی نہ جائیگی باندی پری کی لو	کیا ہو سنڈہی جو بادلی سی پڑ نیم کا
گلشن کی طرح پہولون سماتی نہین ہے یہ	ہی میٹہا تو بہار کو نشاید نسیم کا
آتو نی مار مار کی کین چوڑ یان	مطلب ہو منہی پوچہا عظام رمیم کا

ای جان ذکر آیا ہی تیسو کلام مین
سنتی ہون مین مسیح کا حضرت کلیم کا

کہجی جا بسی جو کوئی لگای گا	کیون تکرنہ قرق کوڑیا خانہ ہمای کا
دل لیکی رنج دیگا سراسر اسکو جو	بی اپنی دیدی کہونٹی کی آگی وہ پائیگا
اکدم نہ یاد پہولون کی مزار اسکی	گوئیان یہ عشق خاک مین مجکو ملای گا
مٹی خراب ہوگی نہ آؤن گی ہاتہ مین	مردہ ای فراق مین تکیہ کو جای گا

بی علم ہو کی جای گا جو سر زردون مین
ای جان فاضلون مین بہی منہ کی کہائیگا

یہ بد گمان ہی دل او سن لگوڑی نٹ کہٹ کا	لگا یا منہی جو سرمہ مدنی کا دل کہٹکا

ہوئی یوسف زلیخا میری ہاں گت جو ہے	تو سکندر آئینہ گیر کند مانند بخواب آب
زہر شیرین سے بھی کھانے میں ملایا دیکھو	جیسی لالی سی شنگا کی باجی سجی تھا سیراب
پہنچی الٹروا آئی ہمیشہ جب گئی پیٹ سے	ہو گئی بھلا یہ باندی کیوں نمود نایاب

او گئی ہے میں ہوش منہ کی تیرا مونہہ نہ ہی مری
جان صاحب دل میں یار کی کچھ نہ تھا بیتاب

یہ نہیں خورشید کی چشمہ میں آب و تاب	یہ زنان جو ہی حسین آباد کا تالاب اب
تو کہنے بارہ دری ہے عرش سے کرسی سوا	جیسی ہو گئی گرد زہرہ ای مہتاب اب
حور ہیں سب ہیں پریان غلمان مسافر ہوا	دیکھی دنیا کی میر امین ہی سرا نایاب اب
باغ تو جنت ہے اور رضوان مری پھولی ہے	خضر و کوثر ہے حسین آباد کا تالاب اب

جان صاحب حشر تک آباد یہ رستہ ہے
اور ملکوں میں تو ہی ایسی شہرت نایاب اب

کوری ہوگی تم بھی گر کی میاں خراب	بگڑ دی گی جب گھر تو بہت ہوگی ہاں خراب
چھپتا نہیں حرام کر کی لالگہ بیڑہ کھیا میں	شاہد میں تو نشتر تو بھی ہی جہان خراب

[illegible]

ہی دیوانی سی سوا آجکا دن آج کی رات
کہہ سی نکلو نہ ذرا آجکا دن آج کی رات

ہی میان ناچ نہ موقوف ہو سارے مہمان
دیکھ یقین اور فزا آجکا دن آجکی رات

قد نظر آتا ہی لیوتا سا سبھی چاند سی شکل
ہی قیامت سی سوا آجکا دن آجکی رات

صبح کو دیکھا ہی منہ شام پرن کا مینہو
خیر سی کاٹی خدا آجکا دن آج کی رات

بیاہ کی لائی ہو نیگ جو دو دن تھوا ہی
کس خوشی کا ہی دوا آجکا دن آجکی رات

تیسری دن جہین جاتی ہیں سنگی گہرسی
اور رہ جاوے ہوا آجکا دن آجکی رات

جان کی خیر ہو صدقہ اجی کچھ دی ڈالو
جان تم پہ ہی کڑا آجکا دن آجکی رات

کہہ دی مہتاب بنی سہرن سی نکلا جاتی ہی بات
پیٹ کی ہلکی ہی ایک دن نہ پچی رات کی بات

آپ کی سر مین جو آجاتی ہی من مین سو کہتی ہو
گہاتی تم ہو تمہین سوجہتی ہی گہات کی بات

مرزا ہادی بنا ولی ہی یہان مرشد زندگی
بی بناتی ہی یہ باتون مین کہ بنا لکی بات

نیک بختی مین لگی اشرفی خانم سب
کہہ کی یکسان خیر ہو انکی سمعی بد ذات کی بات

سمجھو مطلب تو ذرا کیا سمدھن لے مری
طعن کی طعن ہے اور اجی بات کی بات

۱۹

[illegible]

کوٹھریا خانم ہوا جاتی ہے کیا بیجا گئیں
ہوں میں تم پہ جان دیتی تم ہو ہاں تک سو بیر
چوز طاہر ہے نہ سر پہ خون لی یسین نکال
سوم کی بچھونی رکھا جو تم کریسیا عبث
جی جلاتا ہی تمہاری واسطے مرزا عبث
ہی چہری پڑہ کی اجی قرآن کہنا عبث

آج ہی کہا لو کہلا لو کل کی کل کے ہاتھ ہی
جان صاحب خرچ میں کرتی ہو تم جیرا عبث

داغ دہ موہنہ و ردیگالی دیا گہوڑا عبث
شب برات گو ہی مہتاب آتش بازی
داغی جائیگی چہچہوندر ناک ہی ہو کی قلم
تم نے اوسکا کونسا ثابت کیا گہوڑا چلنا
میری جنی کی تواہی لوگو بہت سی ابہی
کیا برابر دائی کی آنا نہ تہی انعام میں
یا پیر دولت قدم کرتی ہی آکے پڑا عبث
کیا ملی نسرین سی باندھا اگر بہوڑا عبث
پہلجہڑی کی طرح نقرہ جلکی یہ چہوڑا عبث
اشرفی نانم کی جھنڈی پہ ریشم تو ڑا عبث
راج بی دائی نے منگوایا ہی اگر دڑا عبث
حق تو تہا اوسکا بہت حصہ ملا تہوڑا عبث

عشق میں جراحتی کی اپنے دل کو آپنے
ہی بنایا جان صاحب جانکی پہوڑا عبث

ناحق خفا جو ہوئی ہو مرزا تو خوش ہو
مین کوئی آج ہی نہین لانیکی احتیاج

یہ لال ہیری مونہہ کی چوس چوس کر
صاحب ہی نہ تیری جمائی کی احتیاج

جتنی ہنڈی گی اوتنی ہی نکلیگی یہ گھنی
بچپن مین کیا ہی بال بڑہانیکی احتیاج

مصری جو گھر دیمی سی مسیح ہی یہ مثل
پھر اوسکو کیا ہی زہر کھلانیکی احتیاج

گو پستہ قد ہوا ہی بڑی فیلسوف ہو
ای جان تمکو کیا ہی سکھانی کی احتیاج

لگی ہو نوچ مری دشمنونکی یارمین روح
وہ ایسا دوست نہین ہو جو دوستدار مین روح

کیا سُرن ہی تی چالیسوان بسنت کی روز
نکالی قیس کی لیلے نے کیس بہار مین روح

یہ وہ بلا ہی نہ ڈرتا خدا سی اتنا بھی
جو آدمی کی ابھی ہوتی اختیار مین روح

نگوڑی سر کھلی آندہی مین کیون کھڑی ہی تو
ہزار رنگ کی ہوتی ہی اس غبار مین روح

نہ کیون مین موم کا مرہم تجھی کھون نرگس
پگھل گئی تر ہی دو روز کی بخار مین روح

ہزارون لکھی پڑہی جائینگی جہنم میں
بھلا مجھ ایسی بری کی ہی کس شمار مین روح

موئی نے جورو کو ملا نشی مین تار ڈیکی
نگل گئی مری بچی کی ایک تار مین روح

٢١

نیلا پیلا کیسا تماشا ہانہ دو ونوں کو چاہیے	مسیحا جوڑا جوڑ یونکالا دمی ہی متھیا سرخ

جانصاحب کسکی منڈیا کاٹ کی پائی ہی
ہے لہو تیج ادس خونخوار کی تلوار سرخ

سہولام میر گل نو اپنی ہزار سرخ
تاری پی لی تو گوری نہ فولاد خان کو دون
کہتی ہے میری صبح کنو پر ہنستی شام پر
اس کلموہی نے مانگ مین سیندور ہے بہرا

دیگانہ زیب مرد دیکھو زینہار سرخ
اپنی لہو سی اُسکا کرون مین کنار سرخ
ہوتا شفق کا رنگ ہے جب آشکار سرخ
کرتی ہے یہ گنوار ہے بھی پشانسگار سرخ

گنگوا ایک نگوڑی نے لے پیٹی مین ڈالکر
ای جان کاٹ دی ہی گل ہانگدار سرخ

فتنہ انگیز اور آفت شوخ
ملکی مسی جو آئی ہے سو سن
آنکہ منہ کی آب تہی لڑاتی آنکہ
میری بچی تو سے ہے غریب بہت

بچی خیرن کی ہی قیامت شوخ
کیا جمی پان کی ہے رنگت شوخ
لی مری مجھسکو ادہی تہمت شوخ
دیکھنی مین ہی اسکی صورت شوخ

جوانان جانصاحب

[illegible]

وہ شالہ پیچ کی کشمیر نے لی کہا ہی لیا	نہ ٹھہری پشم ہوئی کی کہاں کہاں فریاد
انار توڑے تو ہیں دانت کھٹے ہو جائیں	ولایتی کری ولسنی جو باغبان فریاد

ای جان کہلو اگر اسکی جورو بھاگ گئی
چبوترے پہ کرے جا کی باغبان فریاد

منہ پہ کیا پوچھا یوسف سے یہ میری بعد	عشق میں نام زلیخا کا ہوا میری بعد
رات کو خواب میں لیلی نے کہا بندی سے	تو نے پھر زندہ مرا نام کیا میری بعد
جیتی جی ہند بگالہ دکہا ای سہرا	مجھکو کیا لوگو جو گھر اسکا بسا میری بعد
سچ میں کہتی ہوں نبی بخش برا ہی داماد	رکھی عزت مری بچی کی خدا میری بعد
قبر میں روح کو صدمہ مری ہو گا مرزا	سوت بچوں پہ اگر ہو گی خفا میری بعد
کارخانی میں خدا کی نہیں کچھ دخل بجا	بچہ تم سہیلی جنی بیاہ ہوا میری بعد
منہ پہ جو چاہتی ہیں بیٹھیں برا یا کہہ بھلا	ادنسی باجی کو نہ کرنا تھا گلا میری بعد
بہیا فرہاد ہے تہی جان جو وہی شیریں سے	تم نہیں ایسی جو دکھلاؤ وفا میری بعد
بھولی کس بر لی پہ ہو یاد رہی ای ننھو	اس نصیحت کا اوٹھاؤ گی مزا میری بعد

[illegible]

[illegible]

مین بھی لہو لگا کی شہیدون مین مل گئی	مردونکا نسبہ چیراتی ہون مین باندہکر

روئی خدا کی ہاتہہ سے جان گہر مین بیٹھ
کیون باندہی باندہی پہرتا ہی تو دربدر رکر

گہر مین بولی نہ سٹرن سمجھی سٹرن سی باہر	بی لڑی صبح کنور شام مرن سے باہر
دونواز جاموی جل جل کے ہوا نعمت لہرا	ہوئی شمع نہ پروانہ لگن سے باہر
ساتہ سوتیلون کی تم جاتی ہو تہیا پردیس	رہنا ہتیار ذرا بہائی بہن سی باہر
رہ کے ٹکسال مین کرتو نکھوٹی باتین	ہو نہ تم شرفی خانم کے چلن سی باہر
دائی کیا پیٹا رہی اوسکو ہی تیلا پانی	جب ہوا ہو گیا ایک دم مین ذہن سے باہر
رنگ لاہی گا یہ منہار ہے باجی بنو	اپنی گہر مین اسی گہر لاکہ جتن سی باہر

جانصاحب مین وہ ہی انگ جانی ذو کبھی
جای تو ہونی ندون اوسکو بدن سے باہر

مرجاوُن تو نہ آئی وہ بندی کی گور پر	کیا ہونکدی مین خاونہ بہرام گور پر
جو سوکہ لگی ہوئی مرتی ہین نوجوان	کتنی بہی ہونگی نہین انیسون کی گور پر

[illegible]

۲۵

نحت میں حیران ہوں نسبت گھٹتی ہی نہیں
کیا سنجی اگلا زمانہ تھا بونہیا ر کو
کیون تری آنکھون مین چربی چھائی ہی مٹوا دوکلھکر
کچھ نہیں اپنے جیتا دکھڑ یہ پروانہ ہی
قہر کی باندی ہی میری جان یکگی نی حیا
اوس ملنی کی کوئی صورت نظر آتی نہین

سنگلین خانم کی اجی تہہر ٹرین تقدیر پر
لاکہ توڑی دیدی اکن لاکہ کی زنجیر پر
جلد لاہی کیا لگا کی اوڑ گیا گلگیر پر
شمع جلتی مین کرون گی ہن تری تقصیر پر
چاہیی رونا یہ ہنستی ہی بوالتقدیر پر
روز ایک تدبیر کرتی ہو نئی تدبیر پر

سچ کہا ہی جان نکرو کی ٹرہی ہمشیر پر
دودہ پیتی جو ہون او نکا فاتحہ دوشیر پر

نماز پڑہ پڑہ کی تو گنا ہون سے اپنی توبہ کیا کر
ندیکہ دولہ کو ساس نندون کے آگی گھونگٹ اوٹھا کر
وہان جینا ہی دم ولیحتا ہی کیا کرون ٹالیا کر
نکاحی بیا ہی کو چھوڑ بیٹھی تہا عی زندگی گہر مین ڈالا
وہ ایکدن تھا کہ میری قرستی کی تہی ڈال گلی

نہ جان ہندو دی دوگانہ خدا خدا کر خدا کر
نئی نویلی دو لہن ہی بچی ابھی تو پردہ جان کر حیا کر
جوانی عاشق تہہ جل بسی جو ہی مجکو جھجال میں نہ بسا کر
بنا یا صاحب امام بارہ خدا کی مسجد کو تم نہ ڈھا کر
پھری ہین ناکو مین اب چاند ول کر ین یا تیر چلا کر

کیون نہ مین مانتی لی آگ لگو لی سی سوا — رات کو ہو گئی مرزا مری انگار سی تیز

جان صاحب سی جو لگوایا ہی سرمہ نرگس
خوب کروائی ہی ری تو نی گنہگار سی تیز

اسکی الفت پہ کرون اپنی مین قربان عزیز — مال کیا چیز ہی یوسف نکرون جان عزیز

دو بہت بن بن کی یوبین پوچھتی لگتی باتین — کھولیتی ہین یہی دشمنونکی کان عزیز

وہ وہ تنک جبکی نہین ہونٹو لگا سو کہا یوسف — قدر کیا کرتا زلیخا کی ہے نادان عزیز

موتی چھپ کی نہ یاقوت کی گہچا یا کر — بات ہیرا کی نہ پہنچی نہ یہ کان عزیز

کی زناخی نی جو اماکی وہ دن خاطر — کیا نئی بات ہی سب کہتی ہین مہمان عزیز

آج تو چند ہی محرم کی ہی درگاہ چلین — حاضری کا اجی کر لیونگی سامان عزیز

پاس پیسا تھا اجی کوڑیا خانم جب تک — گھیری رہتی تھی مری بیٹھی کو ہر آن عزیز

عار سی آئی سکندر کو مری ہاتون سی — صاف آئینہ سا بس ہو گیا حیران عزیز

جو وہ کہہ دیتی ہین یہ اسکو خصم کرتا ہے — گھر کرینگی مری آباد یکا ویران عزیز

غیر کیا مفلسی مین خالک تجھی پہچانے — جان کی ہو گئی ای جان جب یکجان عزیز

[illegible]

[illegible]

[illegible]

٢٧

مان سی ہمکو سوا ہی پیاری ساس
جو ہر انکی کہلی ہین بہو دن پر
بوبون بڑہ کر تو ذبح کر ڈالین
بہی خصم کی تری بڑی خالا
آنا میکی مین تم جیسی ہو
حق یہ ہے مین تہی بوا بہو خانم
کیون نہ بایان بجا کی گاوی بہو
ہلکا جوڑا تو ہی بہو پہنے

باجی دنیا ہوا و رہماری ساس
چہریان نندی ہین اور گہا تی ساس ہر
ہے وہ جلا دنی ہماری ساس
مان تو آدہی ہے اوپیاری ساس ہر
آپ منگوا دی جب سواری ساس ہر
اس سی مین جلتی اور ہماری ساس
چہیڑی جب بیٹہ کی ستاری ساس
دیکہو باجی سے پہنے ہماری ساس

اوسکی رنڈی بہی ایسی ہی ہوگی
جانصاحب کی ہی گنواری سلس

کم کیا خصم ہی جو کردن لگوار کی تلاش
بیٹی ہی سور ماکی کڑاو ہونڈتی ہی مرد
کسند کی طرح اشرفی خانم کہری کہون

ہو نوج دشمنو نکو مری یار کی تلاش
کیونکر نہو سپاہی کو ہتیار کی تلاش
مفلس خصم ہی کرتی ہو زردار کی تلاش

باندی بچہ سے تو بیاہ کروں	نوج اوس بندیکی سے پاس خواص
کپڑے اوجلی اپنا پہنی زیور سے	پھر تیرا دل ہے کیوں اوداس خواص
دور کر رنج زہر کھانہ ارے	جان کا کچھ نہیں ہے پاس خواص
آپ کے آگے اشرفی خانم	لگ گئی ہے روپی پچاس خواص

جانصاحب کہیں نہ قصہ ہو
گا ق بے وقت ہے بہ پاس خواص

مجکو خوش آتا نہیں تیرا دوگانہ اخلاص	جو کوئی سامنے آیا وہیں جوڑا اخلاص
آج مجھ سے ہے توکل اوسے مرزا اخلاص	ایسے ہرجائی سے ہو نوج نگوڑا اخلاص
بندی در گذری بہت روگی بیجا نہ ہو	واہ صاحب مجھی ایسا نہیں بہاتا اخلاص
ایسی اندھی ہو نہیں دیکھتی آگا پیچھا	کسے کو کاہکو بہائیگا تمہارا اخلاص
بلکی جان پہ الماس کے شکر جو ہر	کیا یاقوت نے ہیرا سے ہے پیدا اخلاص
گلبدن پاس جو کر خوا کیا کرتے ہو	راست کہدو ہوا کس سے ترجیح اخلاص
دن میں سو بار نہ خونسیکے گھر جایا کر	اری مہتاب کریگا تجھی رسوا اخلاص

[illegible]

مین لکھتی لکھتی تھک گئی آیا نہ اک جواب
کس واسطی مین بھیج کی ہون شرمسار خط

چینگا کو پہنچا ایک نہ منشی جی کیا کرون
پہلی سی بھیجی ساتوین تک تین چار خط

رونی کا اپنی حال مین لکھتی ہون اسلئی
اوس پی گری گی دل کا بھی ہووی غبار خط

یاقوت نی سمجھ کی مجھی کیا لکھا ہی بی
مین اپنی ایڑی سی چوٹی پہ ڈالون پہ وار خط

آرسی کا پایجامہ جو پہنی ہے گلبدن
دیتا ہی تیرھی بیل پہ کیا کیا بہار خط

سنبل نشا کی چوٹی کو زلف جو گوندہی
لکھتی ہون مین غلامی کا ای نوبہار خط

مٹتا نہین کسی کی مٹای سی جان بی
پیشانی پر جو لکھ چکا پروردگار خط

درگور اوسکی باتون سی ہوتا ہی وہم غلط
مرو دہ میری سر کی ہی کہتا قسم غلط

لکڑی کی چور کا نہین کٹتا ہی کوئی جون
مہندی کی چور پر کیا تمنی ستم غلط

کنکر چلو چلو اری تو جان کہا گئی
باندی نی کردیا ہی مرا اوبی دم غلط

گالی جو منہ سی نکلی ہو گا تو مری زبان
تہمت لگا رہی ہی تمہاری حرم غلط

کہہ ہی اکیلا چلتی شرین ای وہ گانا جان
ہوجای دو گھڑی کو کسی طرح غم غلط

[illegible]

[illegible]

اندھیر کیا خدا کی وہ اِیہ بھی شان ہے
رنڈی کا تیل جنکو میسر ہو کبھی
سچ کہتی ہے کہ جب تلک نہیں ہے اُنکا گل
جلتی جو اندھی ہے کہ روشن ہوا جبھی
روشن کرو جو اسکو تو وہ کہا نہ مانگی
پروانوں کی یہ مرنی کی شادی ہے آنکی گد
گلگیر گل ہوا ہوا یہ جا کی شکل سے

خانہ خراب ہاتھ ہوئے جو اسکی پیار شمع
روشن کری وہ قوم کی کوئی چار شمع
روشن جو ہو مراد کی ای نو بہار شمع
غم میں ہے اپنی نگہ دونکی سوگوار شمع
چربی ہے شیر کی کوئی ڈالی ہزار شمع
جھڑتی ہیں پہول جو رہی ہی مار شمع
بچوں کی طرح روتی ہے نہ کیوں زار زار شمع

ای جان میں تنگ ہوا اللہ دی مراد
گل ہوگئی مراد کی در میں بار شمع

دیکھ روشن جل رہا ہے کسقدر اندھیر اِن
ایک بتی چاند لی خانم ہے پہ مہتاب کی
رات دن نورن د عاجق سے ہے بتیا دی مجھے
دم مرا گھٹتا ہے آج ہی نہیں ہے گرمیان

ہے دکھاتا شام ہی سے صبح کا نقشہ چراغ
ہے مثل جیسے اندھیر گھر کا او جیالا چراغ
ہے اندھیر اس جگہ روشن نہو جیسا چراغ
رات کو وہ روشنی کر دیتی ہو تم ٹھنڈا چراغ

۴۰

[illegible]

سنبل نسا پہ ختم ہی چوٹی کا گوندہنا — چوٹی کی موڑتی ہی مری نو بہار زلف

اٹھتی ہوملا ہین ڈلسی مین کہاتی ہون پیچ تاب — زلفون کی یاد آتی ہی بی اختیار زلف

خود دم او لپٹ رہا ہی جدا ای سی یار سے — میری گلی کی ہار نہو زینہار زلف

لاکھون ہی مردوی تجھی دیتی ہین نقد دل — اندری کیا بڑہا ہی ترا اعتبار زلف

کمہری پہ اسکی ملنی سی عقدہ یہ کہل گیا — دل لون کسیکا اسیلی ہے بیقرار زلف

موتی سے بیکلی مجھی گل جان کمان جب — دیتی او لپٹ او لڑکی ہی کنگھی کو خار زلف

کچھ بل کی بات ہی نہین سیدہی تو بات ہی — کاکل سنی ہی دیکھی نہین پیچدار زلف

سنبل نسا نہا کی نچوڑی جو نونی بال — پانی کی بوندین موتی ہین او راہ دار زلف

ہندہ کی بولی باجی یہ عنبر سی کیون ملی — مشکی کی اس خطا پہ کردن تار تار زلف

گونیان کی موتیون سی بہری مانگ ایسی ہے — دہرات کی دکہاتی ہی گویا بہار زلف

مشکل نہین ہی شام برن تیرہ زمین کچھ — جوڑی کی طرح باندہ ہون جو کہ لاکہ بار زلف

ای جان جانتی ہین محل خانہ داریان
پٹیان کہینگا جانی بہلا کیا گنوار زلف

[illegible]

پھر نہ آوتا نہ اسے پری خانم
جھکے سر پر اری چڑ ہا ہی عشق

لاکہ بہو تون کا ایک بہوت ہی یہ
کچی جن سے بہی بس سوا ہی عشق

اسکو بیدرد انہین کو ہی مرجا ہی
ایک بیدرد یہ موا ہے عشق

چشم بد دور دیدی چار ہوے
انکہ مندی کو جواب ہوا ہی عشق

حسن ہے عاشق ہون بی نگوڑی جان
کیا بُری موون بیچا ہی عشق

جانصاحب سے جان کا دشمن
دل کا پوچھو تو آشنا ہی عشق

نبیگی نہ میر موسی میرا اسلام کب تک
بجہسی نہ وہ کرینگی دیکہون کلام کب تک

گہبری ہوا ہی چونڈا خالق بری کرو دگا نا
توبہ تو کر کرینگی رنڈی حرام کب تک

پیسی یہ بہاڑ کی ہی اتنا غرور داری
بڑہ بڑہ کی یہ کرو گی مجہ سی کلام تک

پوری نہین پڑیگی بیلو ہزار پاپڑ
بیٹہا رہیگا تمکو چیکلی کا کام کب تک

دولی منگا کی اونکی گد آپ مین ہو جاتی
غیرون کی ہاتہ باجی بہیجون پیام کب تک

یہ حسن کی ہین گاہک دونکو خوب دیکہا
یوسف بنا رہی گا بی بی غلام کب تک

[illegible]

قدر ہتھیار سے ہی مردون کی	دیکھ تو اوہی کیا ہی وار کا رنگ
جھک کی باندی ذرا میانی دیکھ	کیا ہوا ہے تری ازار کا رنگ
شہر والون کی آگی خاک جمی	باجی امان کسی گنوار کا رنگ

جانصاحب دوڑہ چکی گھسال
دیکھا کندن نی سونہار کا رنگ

ایک ایک انگ مین اجی دو دو ہزار رنگ	دکھلاتی ہین بہار مین اپنی بہار رنگ
موتی کیطرح رکھی خدا سبکی آبرو	بیرنگ ہی محل کا جواہر نگار رنگ
جنگلا ہی پیلی بہت کا پیلو بچا ہی	ویرانی جای دیکھی اجی ہی ستار رنگ
اسی سوم جو ہی حیض کا بھی خون ہی عزیز	میانی تو کیا رنگی ہی ساری ازار رنگ
گلزار خان کی باغ مین نگہ رسی ہی	کیا کیا ابھی نہ لائیگی اسی نوبہار رنگ
پہولون نہین سماتی ہی پہولام ہین کی	نیفی کا جو دکھاتی ہی تو بار بار رنگ
لیا جاتی ہین اشرفی خانم مجھی نہین	کندن سنہرا بہاتا ہی بی اختیار رنگ
جنیاپا خیرا کی لیگئی جنیا کلی مری	چھپتا نہین ہی چور کا بھی ہیں نہار رنگ

۳۴

جان سولی پہ رہیگی مری بہیا منصور — بد نظر وہ مین نہ رکھونگی طرحدار چھیل

سوت کی غم سی ترا ہوگیا آزار سے — پھوٹی نرگس کے روشن رہتی ہی بیمار چھیل

اب سے اوسکو نباونگی بری ہنہ زور — پاونگی گھوڑی پہ رہتی ہی یہ اسوار چھیل

خوب ہی اشرفی خانم کا کیا کٹن پا — گنگلی آئی تہی اجی بنگئی زردار چھیل

اچھی ہوگی جو بری چنپہی وہ لانگا — ہوگئی اچتو رونے سے گرفتار چھیل

گھنشاہی میانسین نہ ہروکھو یگی گی بندوق — عملی تہی تمہیں دونگی ہوادار چھیل

پاونگی جوتی بہی کیا خوب لگی یہ چہنبی — مجھسے ہر بات مین کرتی ہی یہ تکرار چھیل

اور آجاینگی بازار سے کرڈ الو حلال — گینی مرغی سے یہ کیسی ہوئی مردار چھیل

گھر کرون اپنا مین برباد جو رکھون ٹہیا
جانصاحب مجھی ایسی نہین درکار چھیل

جب وہی کر چکی بدنام نام ہم — اب کہتی ہو کہ تجھسے نہین کہتی کام ہم

ہن مردونسی جتنی جی بنی کی ہم نہین — باجی فرشتی خانسی کرین یہ کام ہم

دسو روپی جو اشرفی خانم کہین تو آئین — اب ایسی نا ڈھونڈہوی گنہگار ام ہم

[illegible]

سوت میری پانچ ہی مین اچھی بیسی سوا | وہ تو ہی دس بیس مین ہین ایک ہو دو چار مین
ہین کمر کی جوکڑی جلدیان وہ بی مضبوط مین | جس نہین دیکھا کبھی نامرد کی تلوار مین
دیکھکر سلما نشانی اوسکی مین روتی نہین | سوتی ہوتی ہون پڑی تی بادلہ کی تار مین
سوت کی غم سی مری چھاتی تو چھلنی ہوگئی | لوگ کہتی ہین لگی مین کھڑکیان دیوار مین
جھاڑو بی بی کی پڑی ہوجائی گھر بیر بکا صاف | کوڑی کوڑی بھیک مانگی وہ موا بازار مین

جا الصاحب جسکو سمجھو مین تڑپی ہے یار غار
آشنا کیسی کرا دیتی ہیلن وہ خود غار مین

برسون بچی کو نہین پیار کبھو کرتی ہین | پیار بھی کرتی ہین تو کانٹین فو کرتی ہین
اجلی نگوڑی ہی عبث اسکی تو بن آئی ہی | گھڑی لڑکی مری وہ در زمین گو کرتی ہین
ساس ہون بر مین خدا انگلی کہو نگی بتی | پاس مرزا تیر امراؤ ہو کرتی ہین
چوک جانیکی نہین انکو بی جھوٹی بہابھی | میری نگسا کی تو دیر مین تو کرتی ہین
سید ہی قسمت ہی تو اک بال نہ ٹیڑھا ہوگا | جادو ٹپہ ٹہرہ کی کرین مجھپہ جو چھو کرتی ہین
لال پیلی مجھی غصی سی دکھا کر دیدی | کہا نہ بیٹیا مرا کیون آپ اہو کرتی ہین

۳۵

[illegible]

جب شاد و شاد آسی مری تم مکا نمین — ای جان جان لگی سندیکی جان مین

تاثیر اتنی ہے مری غم کی بیان مین — سندی کی لاوی مرد و دنکو ایک آن مین

مہتاب زرد ہی وہ دونون کتنیان — تہنگلی لگائین چہید کرین آسمان مین

آہون سی میری گرنہ سنین یا آسمان — سو سو لگائین تہکیان ایک اس مکانمین

پہرتی ہوں ہین مین نہین شمع نگی دہین — جلون یہ جلی ہاں نہ رہی ہون مکان مین

جوتی کا بوجہ اوہی اونہاہی جو یہ کم — تو ناہین ہی تنا ہی بجہ دہان بیان مین

اس طرح گلبدن سی ہنسا آپ کینچی — اوران کنارہی ہٹکی جو بو میری انمین

اوسی تمنی بیٹہی اشرفی خانم فقیر کو — جوڑا ہی تمنی بات مشجر کی تہان مین

مرزا جان نے بات کر ادہی جامہ زیب — ہنستی ہو سب سی خفگی نہ ہر جای شان مین

بہاری کیا ہی یا بچہ اس سی تائین وہ — سیٹرہی لگاگی کو دونگی اونکی مکان مین

بکتا رہا ہی وہ شام سی مہتاب صبح تک — آتی نہین ہی نیند تمہاری مکان مین

جیسا تمہارا نام ہوا ہی نہ ہوسے گا
ای جان کو سی لاکہہ سخن ہان مین

۲۳۶

[illegible]

آج کیون آیا ہی جی ماہی کڑہی ہی تیغ بال
ابی بی مہتاب گر چاندنی بچھاؤگی تم
اوسکو قربان کرون اپنی گڑی گاڑہی بہ

بہبہی کیا تہی بہلا کل کے مجہی آتش تمہیز
فرش کردینگی ابہی ہار کی فراش تمہیز
میری جوتی سی بیسر ہی گر تاش تمہیز

اپنی بچی کو بہار کہتی نہ تمکو دیتی
جانصاحب مین اگر جانتی عیار تمہین

جس گہڑی کہولکی پیجامہ وہ پہر جاتی ہین
نینی پہچانا ہی گی نہ یہ کرو ای بغیر
کیا تری بل پہی کہجاتی ہی بری آتی نہ پہر
جو موہی گاشر پہ بوندنکی ہین اڑ رہی جاتی
واں لیکا سنو بہاؤ ہی دسیدم کہلتا
سوم کی سیپی مین لگ جاتی ہی کیونکر کائی

جینی جی ہم تو اجی شرم سی آجاتی ہین
دید ہی اس سن مین سر اک مرد سی گڑ جاتی ہین
چاندنی میا نیکی جو ناتکی وہ اتر جاتی ہین
اونکی سر کہاتی ہین کوونا لونمین اتر جاتی ہین
جاننی والی جی جبکہ بچہڑ جاتی ہین
پانکی آم ہین پکتی نہین سڑ جاتی ہین

لاکہ تدبیر کرون ایک نہین بنتی ہے
دن مقدر کی جب ای جان بگڑ جاتی ہین

[illegible]

آون کس طرح تری پاس وہ لگا جنیاں
روز کروانیکا نبدی کو نہین ہی ہوتا
مری ماما نی نکالی ہے نئی مجھسی جھیٹ
ایک جا بیٹھ رہون اور کسی سی نہ ملون
مین تو ہان ایسی ہون پہر کسلئی آتو آتا ہی
ماما کٹناپی کا بیڈول برا ہی لپکا

باجی ہوتی ہی نہین تیغ ہین اسوار کہین
مجھکو خواہش ہی تو ڈہونڈہ او فرمایا کہین
بہیجتی ہون کہین جاتی ہتی مردار کہین
ایسی نبلسی لی کئی ہین نہین اقرار کہین
ڈہونڈہ لی اور جا کی طرحدار کہین
ایسی باتو لسی لڑی کہا نکلی تمہا کہین

جانصاحب مری جاطرسی نہ کہتا تم لی
رنڈی دیکہی ہے وہ مجھسی طرحدار کہین

بیاہ خانم کا توکر وہ نیئو کو طلیار ہون مین
اسکی صورت سی جدا ایسی ہے بیزار ہون مین
پیچکش اپنی ہینگیر نہی گر پہنچ
جاتی نیند بکی بلا تجہہ گذرتی کیا ہی
جاتی ہی بہلی جھل ولسی جیکر و بیٹھیون

باجی کو ڈیکا سہارا نہین اچہا ہون عزیز
نام ہے بہی نہین سا ر تی بیزار ہون مین
چھوڑ دی ہیری کلا ئی رسی بیمار ہون مین
ناک چوٹی مین تو اپنی ہی گرفتار ہون مین
ایسی بولی نہین تہی نہین ہشیار ہون مین

بنی تلنگی اب وہ محل بہاندنی لگی ہوتا فرشتی خانکا جہان ہی گذر نہیں
دس مین اوسکی کہاں ہین اکبار تو رہو گویا ان حرام خور سی باندہو کمر نہین

ای جان لکہنو سی نکل جاونگی مین اب
اوقات مجہ نجتی کی ہوتی بسر نہین

یہ بڑا درد آج مین کل مین کل تہا پیڑو مین آج کل کل مین
سوت میں لگڑی اگنی بل مین بہل سی جاتی ہی اپنی ہی جبل مین
تل نہین مانگ مین زناخی کے یہ کنہیا کہڑا ہی گوکل مین
آنکہ لڑتی ہی ہوگئی عاشق موہنی تہی موسی کی کاجل مین
آنکہ نرگس کسی سی لگنی دی چہوڑ دونگی موسی کو اک پل مین
کیسون پل پل کی مین اٹہا نہ سکی کچہ ہونی کی اوسی پل پل مین
باجی جینا مجہی وبال ہوا دیکہ کر ایک نائی کی قشلمین
تیری ہی سرکی ہی قسم عنبر بو محبت کی پائی صندل مین
چہوڑ لیلی کو تہا سڑی مجنون کون یہ دیکہتا تہا جنگل مین

[illegible]

چھوڑا اسی اصیل کو کابل میں لی گیا
اپنی تو چھوڑ دیتی ہیں عیرو نسی گیا گلا

مرزا ولایتی کا ڈھنگا سر برات میں
اللہ کا نام آتا ہی بی مشکلات میں

کیونکر میں تیری جان کھون اسپہ ہی حرام
سید کا حق نہیں ہی وو کا نا زکات میں

خورشید کی ڈال ٹوسی مہتاب ہاتہ پانون
کیا لیکی اوسکو جاؤن وہ ڈھیلا کمر کا ہی
میری بھی چھاتیونکی وو کا نہیں اب جوب
بھاری وہ جوڑا یہ بھی نسگی ہوگا خصم کا داغ

ترا خصم سی جا کی فرا آداب ہاتہ پانون
رکھتا ہے دیکھنی ہی کی دنداب ہاتہ پانون
نام خدا جوانکی ہین نایاب ہاتہ پانون
توڑوا لی گی زناخی کی کمخواب ہاتہ پانون

اے جان کہین ہون گر وہی میٹھا ہی قافیہ
ثابت نہون بلا سی کہون لب ہاتہ پانون

بل نکلی گی مری بہت وہ شرمی نہین
ہمسائی تمنی خود نہ سنا ہوگا کیا کہون
عزت مری گھٹی تو گھٹی اس سی تجکو کیا

کنگھی کے طرح سوت مری سر چیر ہی نہین
کوٹھی پہ جلی پکاری کبھی وہ چیر سی نہین
خیر ن وہ بات کر کہ اری شر شیر ہی نہین

۱

[illegible]

[illegible]

خصم کی گہر کو امی ہمسائی چہوڑ آیا کی پیچہی	نہین چلتا تلوری دلپہ کچہ قابو نکلتی ہین

یہی تو جان صاحب آپ کی بوسہ ہین یا لن
مگر کیسی منہ کی راہ شفتالو نکلتی ہین

نہ کہین جور سی تقریرین ہزارون	سدا کہین جس کی تقصیرین ہزارون
نہین آنی کی ہین دم مین تمہاری	عبث کرتے ہو تدبیرین ہزارون
نہ بگڑون گی بناؤ لاکہ باتین	سنی ہین ایسی تقریرین ہزارون
پری خانم سی دیوانی نہ ہو گے	یہ مہن آئی ہی زنجیرین ہزارون
لگا دون آگ اس لگنی کو ہی سے	بدن مین آگئین چیرین ہزارون
نرالی سب سی ہی بندیکی قسمت	وگرنہ دیکہین تقدیرین ہزارون
مین اوس جلاد کی پالی پڑی ہون	تری تباہی تعذیرین ہزارون
یہ کیا نقشا ہی کیون تم لائی گہر مین	تلی اوپر کی تصویرین ہزارون

تمہین تو سات خط آتو گواہی جان
ابھی مین یاد تحریرین ہزارون

[illegible]

[illegible]

آنچ پیڑو کی سہی کون اور آیئن نہ مجھی
ہوگ پیڑو کی گئی آج دوگانا جنیاں
کل مجھی یاں رہنگی وہ جو ہری سی ای گوہر
کلو بہیاری کی خاطر جو مجھی چھوڑ دیا
اور گئی روٹی اصیبون نے اوڑا سی بیٹھا
پہلی ہی وون سی کرتی ہین سودا برہ کی

دیلی والی کی چلی عشق مین وہ بازی مین
گندہی بالی سی نلی وائی فی حجب باسی مین
آج تو موتیو نکا ہار مرا ہارے ہین
اصل پہ پہنچ گئی وہ قوم کی ہتیاری مین
ہن کے اب بدلی ہستی جی نکلاری مین
سمجھی ہین چہپا تیمونکو حسن کے بنجاری مین

جانصاحب سے نہین جلتی ہین میری بسوز
بہانجی ممکو یہ بٹیون سہی سوا پیاری ہین

ارجی ہونٹکو جی ہے یار کرین تم سی تنہائی مین کچھ پیار کرین
تمہی کی نظر دیکھ لیا مجھی وہ ہی کہاتی تم کو کیا
تب کی کہین یا پہنتا ہی مجھی لو بیسا ہمکو کبھی
ہوا جسو دین خدا کی قسم ہوا خوف مجھکو گھر مین آنا تم
[illegible]

مری ہی تلخی سنا کرین [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اپنی نثار کرین
[illegible]

[illegible]

[illegible]

کیا انگلیاں ہیں یہ ہیں ترے مرزا کی جو صین	انعام کی جو کرتی ہیں تیمور کی باتین
گرمی سے چھپا پیٹ لہو بند ہوا جو	دائی نے کیا کیا ہیں کافور کی باتین

مصرع ترا ہے جان سے تلوار کا پھلڑا
کیون ہون نہ ترے شعر مین اندور کی باتین

نچاؤ تم پہ ہو چولہی مین بھیجو میری بھابی کو	لگی ہین گھر تی ہون بلاؤ نہ دائی کو
لگی قسمت سے ہی او باش جو روا ہی بیاہی کو	خصم کی طرح رنڈی ہو نہ لگا گئی خدائی کو
لگی ہین چھیریان ہنسکین تم خدا وہی انگلی کو	مری بلی سے جن لگو نے باندھا اس قصائی کو
یہو انکو غائب نینہ نہ لائی میل کچھ دل پہ	ابھی اس رنگ منڈی کی دیکھو دیدو نکی صفائی کو
قدم سے سوت کی آباد کرنا سیج تم اپنی	کرون در گور سمجھون اب جنازہ چارپائی کو
نہ چھولی تم ہنسی نے شوخی ایک تیں جھٹ پٹ ہون	تمہارے واسطے ہر بار کیا مان باپ بھائی نکو
لبنات سے کر وسمہ ہے بنی مصری ہے مشاطہ	ڈلی نہ تم نہ ہر کی بی بی نہ تو تم اس مٹھائی کو
انگوٹھی مین جو انکی ایک تانجھی سی کی ارسی خضر وہ	ڈبویا نام کنبی کا نہ چھوڑا آشنائی کو
مین وانکو چاند لی خانم کالا چھوڑ ہون کیا غارت	زناخی رات بھر مین میری شلنم کی ڈلائی کو

[illegible]

مری سمجھی یہ حاکم لگا دیتی ہو
روٹی کپڑا مری تن پیٹ کو کیا دیتی ہو
گذری مں پیارسی لال میرا گڑا دیتی ہو
فتنہ انگیز یہ طوفان ہین برپا کرتے
بی جمالو کی طرح ڈال کے بس مین غلگی
سوت سی گرم ہو ہی جب کیا ٹھنڈا جگہ

کیون نہ بگڑون مجھی دیوانہ بنا دیتی ہو
کیا کھلا دیتی ہو کیا اوسی پہنا دیتی ہو
ہنستی بچی کو ابھی تم تو رولا دیتی ہو
کیا سی ہوتی ہے جو سوتی سی جگا دیتی ہو
دوڑتی پانی کو ہو آگ لگا دیتی ہو
ہنس کے لڑواتی ہو رو رو کی ملا دیتی ہو

جان صاحب سمجھی تم خیلہ سمجھی صاحب
چٹکیون مین جو مری بات اڑا دیتی ہو

مہتاب کو میان نہ بری آفتاب دو
ہلکی گلابی پھول سی تم بھر کی پھول سی
کانٹی پڑی ہین خلق مین ہون گو بیقرار
آنو بھی شادی کرنی پہ مایل ہے فاصلہ
ہمسائی دونون سی اچھی ناک مین ہی دم

مستانی ہوشیار ہی اچھی شراب دو
مجکو میان نسیم گلابی شراب دو
ماہی تو ہی کی پھول مین مجکو کباب دو
پڑہنی کو حسن عشق کی اوسکو کتاب دو
گھر مین مری ہی مین ایک ہی خانہ خراب دو

دیوان جان صاحب
۴۴

[illegible]

پری خانم ہی لیلائی پرین تہہ نگوشی پر — اٹھایا نیک نحو مین ہے مونڈہی لی خانم کو
یہی تعلیم دیتی ہین اجی شگرد کو مکھو خان — کبھی تو زہر لگتا ہی نہین بھو لکھتی ہم کو
میان خورشید بھی بن ناو تارتی چال چلتی ہین — جو اسے بیہودہ مانی ایسی کہی آپ سے کم کو
نکالون ست سے جو پانو کیا ہی سر پہ ہرا میرا — گھیسی یہان کون جندل سی یہ عادت نہین ہمکو

وہ تلوی میری ہو وہ حکی پہین مین تو تیار ن
بنادی جانصاحب ایسا کوئی لگوتکا ہمکو

مین کس سے رہی وہی ردکو زبان کو — چلو جب ہو جھوٹی سچی نہ مانکو
لگا کیا ہی شیطان سمجھانی کوئی — ہماری طرف سی موہی بدگمان کو
ہمین سوت کی واسطی چھوڑتی ہین — دکھائین گی کیا منہ ہماری جہانکو
زبردستی اک تو مجھی تم ہو رکھتی — نہ میرا بدن او ہی جھک جھک جہانکو
بدن مین اگرچہ آئی ہے بنو — یہ کچا ہی مریم اجی رال بہانکو
نہین دیسی ہی لڑکی بڑمیا ہوئی ہے — چھوت جاتی ہون مین جہی جوان کو
سنو جانصاحب بھلا کیا ہی نسبت — مری پیلی چادر سی ہی آسمان کو

٣٥

[illegible]

[illegible]

پتلیاں سہان ہتی انکھیں ہیں جیسے زر آب | ایک عالم کا دکھاتی ہیں تماشا دونو
باجی یوسف کی بچھڑنی سی جو پھوٹی دیدی | لیکی یہ اوتری ہیں یعقوب کا دیدا دونو
بات کو اوس سہوی سپید ہوتی ہیں سید ہو | چھاتیاں سوچ گئی میری دو ہگا نا دونو
ڈولا دو جیلا ہی تیری ہنسو نکا سمجھا ادیکھو | میں تو چپ ہوں وہ مرا کرتی ہیں تسکیا دونو
سامنے نیلین ہیں جو چاہیں کہیں نیا ہی گو ناگون | ویسا ہی کہتی ہیں ہنجتیں یہ تنشا دونو

ساعیان جدو سی اچھی ملیں تو گوا ہی جابت
ایسی بنس بکہ ہیں نہیں جاتی سو نا دونو

رہ تو ہی کب تک رہو گی بھابی گھر آباد کرو | باپ دادا کی نہ تم نام کو سب یاد کرو
حق میں جورو کی قصائی نہ بنو اہی بیٹا | نام مشہور تو کنبی میں نہ جلاد کرو
یہ نہیں پر بہنی کی سر تو سی فتنہ انگیز | اسپہ آنحو ات معین کوئی جلاد کرو
کیا سلیمان یہ مرتی ہو دیوانی ہو | مرد وا ڈھونڈ کی ہی کوئی پر بنیاد کرو
چھوڑتی مجکو ہو اب کرتی ہو شادی صاحب | کیا قسم کھائی تھی ہو تو نہ ورنہ یاد کرو
سچ شل ہی گنہ کرتی ہو تم ای لذت | بھی اگر بات سری سر کوئی اوستاد کرو

[illegible]

موتی کی لڑی آبرو بھی لی گئی اب سے
یہ بالی سی سن میں بنی لولو سی زیادہ

ڈرتی تو ہیں سب بالیاں نتھنی ہیں باجے
ہمجولیوں میں بن گئی گھلو سی زیادہ

ای جان کہو یہ بھی اک رقم ایسی
پہلو ہو پر اک شعر کی پہلو سی زیادہ

گو تیر و مژہ کی ہی گنگو سی زیادہ
اسلام ہی رغبت مجھی ہندو سی زیادہ

پھرنا ہیں شکن ناف بھنور پیٹ ہی دریا
پیڑو ہی بری خضر کا ہی ناپو سی زیادہ

کیا حل کہوں ٹوں کی کمر کا میں نہ یاں جان
کم ہو گی نہ ہو گی مری بازو سی زیادہ

کلو نظر آتی گئی اب کہوں ہی گوری
ور گور ہوا لکھنو کمپو سی زیادہ

کیوں نہ پیل نہ ڈالیں مجھی تل لادو سی شکر
یہ تشنہ ہی حق میں مری کو لہو سی زیادہ

تنہا سا یہ جیوڑا مری بچی کا دہل جاوی
لی نام نہ لو ڈرتی ہی جو جو سی زیادہ

کیوں گھاٹ پہ انگیا کی نہ ٹھنگو او نہیں خضر
ہی عشق مجھی کشتی کی آنسو سی زیادہ

لی سی نہ بندہی او سکی یہ قسمت سی بچی گل
جو مردوا ظالم ہی بلا کو سی زیادہ

نیت نہ بچا گھر را صیاد اکر سی گی
جبنجلا رہی منحوس ہی پہلو سی زیادہ

[illegible]

بیگم بنی کی تخت کی لئے چادر آگئی نہ	جو چاہے بولے سودہ کی آن سر خرد ہوئی

قطعہ تمہاری عشق کی آئی جان کہل گے
سب باتیں آپ کی میری دل پر آئینہ

رانڈ ہو گور کا یا منہ اری کمبخت دیکھی — نوج غم سوت کا دنیا میں سہاگن دیکھی
دوستی میں تری جو رنج ملا ہے مجکو — کہو جڑی بیٹھی وہ دشمن کا نہ دشمن دیکھی
چشم بددور ہیں نرگس کی سی تیلی آنکھیں — کوہی بیمار کوئی اسپہ چتون دیکھی
شمع فرقت کی بلی چھاتیوں پہ پہتیکھون — تیل پانی کی کنوا آج ہی جوشن دیکھی
پہنی محرم نئی بڑہالی میں بسنتی انگیا — زرد منہ چھیچھڑون کا کیا کوئی جوبن دیکھی
باغ میں نسری کا نٹون میں ٹٹی ہو — یا الہی ثمر ادس کا مری گلشن دیکھی
چھپکلی مسی نہ ابھی بچی لگا گوری سے — کیا کہی چہو چہو جو آگی تری سوسن دیکھی
میری چونٹکی تو وہ چونٹکی ہے چوتا پر نے — سو قدم اوڑ کی ڈسی جسکو یہ ناگن دیکھی
اور گیا ہوگا بنا گھر تو بگاڑ ارندی — تیر تری ہاتھ سی کیا کیا نہیں خرمن دیکھی
نور تن کا مری دم و بگد بگی میں اٹکا ہی — جیسی اک وکی کی بازو پہ میں جوشن دیکھی

۴۸

[illegible]

[illegible]

جانصاحب کے خبر لا دے جو ابی دلبر مجھے
اوسکی فرقت مین ہی ہون لیلی کی زنجیر مجھے

ہو محبت کا برا قاتون کو گلیون مین پہری
ٹھوکرین کھلوائین بن لنی جی جی در بدر مجھے

میری چولی کو نہ دوچی تو وہ کہنی لگی
یاد ہی رسی کی ڈوسنی کا نہین خبر مجھے

مل گئی کیا تم حسین آباد مین مجہ چھوڑ کو
باغ اب جنت ہی اور تالاب ہے کوثر مجھے

آج اونکی دلپہ آ منہ مری چاہت ہو گیا
دیکہکر دل بی ہوی حیران اور ششدر مجھے

سب دبا صاحب نے سیج پی جہونٹ ہون کہتی نہین
تیل سر مہ مسی مہدی عطر بھی لا کر مجھے

چکنی کا باتون کا ہو منہ کالا کیا دل میرا خون
لال خان پہناوگی سہیلون کا تم زیور مجھے

دہ اگر قرآن کا جامہ پہنکر کچہ کہین
دہی دوگانا جہوٹ سمجھون ہو نہین باور مجھے

سفت کرنا دو ریجا نا شل ہیچی ہیولی
کالی کو سونا لی گیا اگر دم دیکر مجھے

قدر کیا نامرد جانین وہی جو مرد ہین
جانصاحب شاد ہوتی ہین ہی سنکر مجھے

جبت دو پیسی کماتی کی ہو تدبیر کوئی
ناک مین کوڑیا جانم کری تیر کوئی

کل ہوئی رنڈی کی ہو پیاین کیا بال سفید
کرتا دانا سی ہی نادانی کی تقریر کوئی

[illegible]

دیوان جانصاحب ۵۰

نوٹ کھا لنگی نہ کرد انگی جھمن سے کبھی
ہی زنا نی یا ہیج کیا چوکی کی اسی چال کر

دشمنی کی تھی وہ بیٹی اصل پہ اپنی گر
لوگ شادی کی بہری تھی جو رہی پھولکر

نام سیکی کا مٹا یا کی اشارے یا زبان
کیسا کہل کھیلی ہے پہنوا تی ہی سسرال سے

والی کتنی نے میٹھو خان تجھی کاٹا ہی کیا
تو جو کہتا ہی چلا آتا ہوں میں ککرال سے

جانصاحب سچ ہی یہ ٹکسال والی کا کلا
جو نہیں دل کا غنی وہ کم نہیں کنگال سے

ابھی وہ اندر ہی سے اٹھ نیکو ایکبار آ ئی
ہوا کی گھوڑی پہ دولت قدم سوار آئی

بگڑ کی بال میں پاپوس اوسکی بار آئی
جنہیں ہی ٹوماغ کو گرمی تھی سب اتار آئی

پہنسا یا مرزا کو شہباز خانکی بانوی نی
جہاں بی گہر میں تو وہ کھیلتی شکار آئی

بسا بسا یا گہر اپنا نہ پہر میں پھولی پھلی
نگوڑ ی سبز قدم ایسی نو بہار آئی

خدا ہی خیر کری بیگما کی شہند سی سی
مینا میٹھا ہی کھاتی ہوئی اچار آئی

نہ اکبار بہی تھو کا میں اونکی جاؤں نثار
فلاں کی گھر کی بتیلی پہ وہ ہزار آئی

یہ ٹوٹکا کیا ٹانگو میں اپنا اوس کی منہ
گلی میں جہڈلی کی آگ کی تو نہیں بکار آئی

[illegible]

جانصاحب کا ابھی ہو گیا کچھ اور دماغ
جیسی ہجائی لگی دربار مین شہزادون کی

بٹھو سی یا جی نہئے ناحق ہی ستم جو مجھپہ توڑا ہی
بتائین تو وہ میرا کون دہگڑا نگوڑا ہے

لگی لگن ایسی گرمی کو ہوئین سب چوڑیان ہلکی
پکڑ کی ہاتہ کیسا زور سی پہنچا مروڑا ہی

وہ گانلین تیسی صدقی کہین تو ہنین نکلو
اری کیسا یہ تری بانین چھوئین پھوڑا ہی

او رہ دیکھو تمہاری خفقتین میری آنکھون سے
بہنین تم ہو گئی ان سیج سی بانی مین چہوڑا ہی

جو اہر کیون نہ اتراوی جڑاو پہنگر گہنا
روپی والی ہوسی کسن چیز کا اب مجکو توڑا ہی

بنی ہی جان پر اکدم بہنین جس نے پسکی ہاتھو
نگوڑا دل ہی پہلو مین لی یا کہ پھوڑا ہی

یہ ابتری کہ یا جا سکی باہر نکلی پڑتی ہے
بنا کر یار تی بہیجا جو مرزائی کا جوڑا ہی

لگی تھی کل زیارت کی لئی مصر یکی ینہیا مین
اکیلا پا کی اوس نی مجکو کیا توڑا مروڑا ہی

عجب جیت جیت بلائین لیتی پہ کیونکر بہلا نو
ہی ایسی سیکلی سارا بدن نندرسی بہوڑا ہی

وبال ایسی ہین تمہو گئی دل یکی جانصاحب
ستم جو جو کیا تم میری او پر وہ نہ تھوڑا ہی

وہ گنا جان کیسی یا دو کی گہوڑیہ تی ہو
ہو جیسی سوارن مین خصم کا داغ گہوڑا ہی

۱۵

[illegible]

بلایا یار کو گھر میں جو بیٹھے تونے
کسی عزیز کا لا ڈھونڈ کر کیا تونے

طلاق دے مجھے یا عیب میرا ثابت کر
میں جان دونگی نکاح ہی کیسا شر تونے

بگوڑے ہو کے پیچھے سے دوستی کر کے
بسا بسایا اوجاڑا زنانے گھر تونے

خدا بچالے تری جان رنڈی سے زینا
نکالے مردوے چیونٹی کی طرح پر تونے

میں کوسن کو سمجھا کہا کونگی ہون کل جیسی
مری زبان کا دیکھا نہیں اثر تونے

یہ دل ہمارا ہے سو مردون سے منہ موڑیں
دوگانا جان کہاں پایا یہ جگر تونے

موتنگی تلوے تلے آنکھیں تیری ہی گھسر
خصم کو میری اگر دیکھا بد نظر تونے

بچی ہون آج بھی مر مر کی جان صاحب مین
گیا جو کل سے نہ لی آج پھر خبر تونے

کھلوا نہ ٹھوکرین موسی ال پدر مجھی
رسوا نہ کر ذلیل نہ کر گھر بگھر مجھی

پھر اوہ جیسی پھر نہیں آیا نظر مجھی
میری خبر نہ اوسکو نہ اوسکی خبر مجھی

صدمہ تری جدائی کا ہی اس قدر مجھی
بی وانہ بالی گئی ہین آٹھون پہر مجھی

مین چھوڑکر حلال کو کرداون حرام
برباد کرنی ہو دین جو چالیس گھر مجھی

۵۴

روز تم آگ لینی آتی ہو — نہ کبہی پاس یک دم ٹہری

آج کیا ساتی دنیا دیکہی ہے — کچہ تو چونڈے پہ سے ہکرم ٹہری

گرون آزاد مین صنوبر کو — لوگو دو نکلے اگر حرم ٹہری

شیخ کو دن لگی ہین موتی جان — سچا وہ او ہی جہوٹی ہم ٹہری

دونون ڈالین ابہی گڑاہی مین ہاتہ — میری وسکی یہی قسم ٹہری

اب نہ بولو سے نگے جان صاحب سی
بات کہنا بہی گر ستم ٹہری

جاسوسی لینی میری خبر وار کب پہرکر — صاحب کو لوگ ہوتی دو چار کب پہری

مجکو یہ کیا خبر تہی کہ رنڈی کی گہر سے — کل ہی گئی وہ اپنی جو سرکار کب پہری

کیا سوتیان جہان سی ناپید ہو گئین — تم ڈہونڈتی مری لئی بازار کب پہری

مرنا ہی مجکو اونپہ نہ بہتان لونگی مین — سر زا جو مجہ سی کر گئی اقرار کب پہری

لوگو مری وکیل سے ہمسائی گئہ گئی — جب لکہ گئی قبالہ مین دیوار کب پہری

نرگس کے مین تو جینی سی بی آس ہو گئی — ایسی خدا کی گہر سی ہین بیمار کب پہری

۵۴

تم ہوا نا ولایتی خانم ... بو لو کیا وجہ تین چار گری
نہ گھری نہ ہے ہوا چلتے ... خود بخود ٹوٹ کر انار گرے
کہا گئی گلگلے یہ آس کے ... ٹوٹیں ٹانگیں جو چوبدار گری
نہیں سوکن پہ اردسے اوتری ... گدہیں مردی پہ بیشمار گرے
منہ کی خورشید کہائی اے مہتاب ... اوندہے منہ ہو کی ایکبار گرے
مجہی دیتی تو میں اوسے دہکا ... جب پڑی جہٹ تو نابکار گری

جانصاحب ایک اور ریختی کہ
ہوی ثابت ہزار بار گرے

یہان غبارہ تو کوہ پار گری ... گھر جلے سوت کا وہ یار گری
کبہی دائی مری نہ دنیا مین ... پیڑ خالق نہ میوہ دار گرے
غش ہو سنکر ستار جنگلو کا ... پہنک کر مین ہین کار گرے
تار باتو نکا ٹوٹے اے گائن ... کہیں کہونٹی سے یہ ستار گری
گیا چہنی سے چارون شانی چت ... بچی دو دون یہ ایک بار گرے

ایسی ہی تو دیوانی نہ تھی ہی پر یہ نام
بن پوچھی پہن لیتی ہین زنجیر تمہاری

گھر مین رہی بدنامی کی ہو باتین نہ بناو
جھوٹی ہی سراسر اجی تقریر تمہاری

عصمت تو بڑی نیک تھی اب ہو گئی بدکار
ہمسائی یہ صحبت کے ہی تاثیر تمہاری

کروانین گی اب خون مری ملک کا صاحب
ہی سرخ سو چونڈا جو یہ ہمشیر تمہاری

ق

مہتاب کا چاندی کا ہی توڑا گیا چوری
لی مہرن سونیکی زنجیر تمہاری

شاویکا ہی گھر کسکو کہون بن ہنین آتی
اس مین نہ خطا میری نہ تقصیر تمہاری

بودار جلا کرنہ اگر اسمین بہرو سے
دکھ دیگی زناخی یہ بہت جیتی تمہاری

ای جان بسر ہووے گی کس طرح سی اوقات
میرا کہین منصب ہی نہ جاگیر تمہاری

دکھاتا رنگ زمانیکی اوسی کیا کیا ہی
مرا کلام بھی جمشید کا پیالا ہے

چڑھا سی آبی مین حسب مین کمہار لی ہیرتن
یہ دیکھا اوسنی کہ سو بکی ایک کیسا ہی

نہین سہل کوئی بات آج باجی آجا می
نوین مہینی تو مشکل سی بچہ ہوتا ہی

کمال منہ کا نوالا نہین ہے بی نعمت
خمیر چینی کا بارہ برس مین اوٹھتا ہی

55

UNIVERSITY LIBRARY HYDERABAD-7

دیوان جان صاحب

۵۶

کر رہا ہی یہی بیگانوں مین رسوا دل مجہی
اس نگوڑی نی نہ رکہا اب کسی قابل مجہی

اوٹہی سیدہی باتین سٹ ادہری سنو جو چاہو کرو
آپ قائل ہو کرو گی کیا بہلا قائل مجہی

ننڈیاں لاکی دلتی تہی مری چہاتی پہ مونگ
دق کیا ایسا کہ آخر ہوگئی ہی سل مجہی

پاس اگر وہ نکی نہ جاؤن مین تو لوگو کیا کرون
چین سے بیٹہی نہین دیتا نگوڑا دل مجہی

گر نہین آتی مری ہاندی کی جوتی سنی آمن
ہر گہڑی سکو اتنا کل کل سی ہی کیا حاصل مجہی

لیتی ہی انگڑائی ایسی چہک مین آگئی
لپیٹ کر او مہنا ہوا ہی ہو گیا مشکل مجہی

آپ کی غصہ کی ڈر ہی جاکی چہپ جاتی ابہی
کیا کرون صنا نہین ملتا چوہی کا بل مجہی

میری ایری کہا ہین سنتی کی صاحب بندیاں
لڈو منواؤ نگی دو تل پوری سوا تل مجہی

جان صاحب ایک دم کی ہو وسطی جلدی نکر
صدقی جاؤن پہلی ہو جانی دو تو منزل مجہی

روز پہر آتی ہی لونڈی سی مرسی جاکر خالی
بہاڑ مین جائی کرایہ وہ کرین گہر خالی

لال منہ ہو گیا غصی سی نہ کہانا کہایا
سنا مرزائی جو پکی ہین چقندر خالی

اور ہی کیا آپ کی لونڈی سی لگی گا جوڑا
مادہ لائی نہین لے آئی جو ہو نر خالی

پکھراج کیون نہ پہنی گی ہی جی انگراج
سیکی کے میری نام کو باندی نگوڑ نیل
ایسی ازار بند کی ڈہیلی تو ہو گئے
قبضی مین جنکی ہون ترمی نگوڑی اوڑانگی
ہاتھون سی اونکی لاکہ کا گہر خاک ہو گیا
دیکہو مری بدن کو لگاؤ گی تم جو ہاتہ
دیکہی جو اپنی چوٹی کی پرچہائین ہاتہو
کیا جانو میری قدر اجی سچ ہی یہ مثل
نرگس کے آنکہین ہوگئین جندہی نگاہ کی

وو جوہری ہین پر جواہر نگار کے
یہ چل منا ؤنگی مین تری ہار کے
پڑ جاتی ہی ہر ایک کی آگی پسار کے
جیتا بچی گا تو مجہی تلوار مار کے
کنگلی بنا دیا ہی مجہی مار مار کے
سر پر چہڑون گی پاؤن سی جوتی اوتار کی
رسی سمجہ کی بہاگی مین اک چیخ مار کے
شر کی خرابی ہوتی ہی آگی گنوار کی
اک پہول کی کٹوری مین کاجل ہی پار کی

ور گور تمکو اپنا ہی مطلب ہی سوجہتا
اسی جان مین تو مرتی ہون ہاری نجار کی

انگوٹھی تو یون مفت پائی نہوگی
بہلی عورتون سی برائی نہوگی

سناروں کو جب تک کہائی نہوگی
بری مردوون سی بہلائی نہوگی

جا سوسی مچھی میں یہ لیٹی ہیں باندیاں
اُلسی تو چھپتے باتیں بھی کرنی محال ہے

مرزائی جان پہنی ٹھگی گز کی کیوں کڑی
کاٹا ہے یار کپڑے کا جو کوٹھی وال ہے

گل کہاتی سو نہان سبی بنارس میں گلبدن
ابلہ پری کا پہنی یہ ہمکو خیال ہے

مل مل کی ہاتہ رہ گئی تن زیب سے لیا
دین بہاری جوڑا سوت کو لالہ لعل ہے

بھیجا ہے اوسکو یارنی کمخواب کہ رات
فضہ کی ساتہ سونا خضر کی محال ہے

سیدہا کرونگی آج رونی کو خوب سا
آڑو دامنکانی پر ہوا ترچھا کمال ہے

لیگی قلندری یہ نگوڑی فقیر نے
کیا موئی چہینٹ کا اجی دنیا مین کال ہے

پہولام کی کشوریان خوبن کی ہی بہار
چڑیا پہنسی ہے آکی وہ کرتیکا جال ہے

رسی بداز عمر کی کوتاہ ہو سے چکے
در کور لمداز کا کسکو خیال ہے

ہونگی نہ لنکلاٹ کبہی اور نہ کام کیا
ٹڑہیا ہوئی ہوں لہرا کو ڈر کالال ہے

ماندی مین جہولا مار گیا شربتی کوبی
کمبخت کو یہ کیسا لگا میٹھا سال ہے

جہینگر جو چاٹی پشم سی باندی کی دسکیوا
چمڑی کی چادرانی مین بور کی شال ہے

جوڑی مین پائجامہ جو بی چار خانی کا
گہر جا وہ کرینگی یہی کہتا حال ہے

چمن جب آ بی گالوں کو ہری بہیا یوسف
تکتکی باندہ کی دیکھی جو تجہی ہی نرگس
سرزبر دستی گنوار بیکا جو ڈہانکی سنبو
اپنی الدہسی ہر دم ہی یہ بندیکی دعا

ایک رسی مین بیا ہوا جو متا بازار بندہی
دو دنو دیدی ہہون ہم تکتی رہی بازار بندیکا
کوڑی اور جوتی پڑین جہت سی گنہگار بندیکا
روز ہی مردون کی کہلی پہر کہین تلوار بندیکا

جانصاحب جیسی خوش ہو سنکی شاعر
ریختی مین قمری قافیہ دو چار بند سے ہے

تمسی نسیم کیا کہون وہ لوگ کیا ہوئی
آنکھین ملائین اور رونسی ہمسی جدا ہوئی
پہولی پہلی نہ بابی صنوبر سی جو روباغ
کترو سی کسیلی دن ہین لگی بڑاون کو بات
تیڑ ہی ہوا پنی جو ر دسی سیدہی سناونگی
ای خضر دہنکی چاہ مین کبنی کا ڈو بانام
لڑکی یہ بگڑی تیلی کا چکنا گہڑا بنے

اپنی گئی بہار کی دن سب ہوا ہوئی
جنگلی ہرن سی تم اجی وحشی سوا ہوئی
وہ کیا نہال ویکی مجہی بدد عا ہوئی
مصری کو کوسا شیرینی وہ بدمزا ہوئی
خوش رہی آپ مجہسی جو ناحق خفا ہوئی
دشمن ہین جان کی وہی آشنا ہوئی
دیدہ کا پانی ڈہل گیا وہ بیحیا ہوئی

[illegible]

نہ تم تنی سی سن پر جاؤ اس شکی کی منڈا		یہ آفت کی سی پرکالہ یہ شر کرنی کی بانی ہے

گواہی دل مراد دیتا ہے تو رنڈی بچھوڑی گا
تری ہاتھون مری جان ایکدن ای جان جانی ہے

زبردستی لڑی مجھسی ہی خانم کو سودا ہے
سڑک سی کل گئی ڈولی مری شیر دنگی آگی ہے
محبت مین تمہاری مجکو دو مرا تماشی گلیون مین
کرو کنگھی نہ سہو پڑین ہیں سی سنبل لسنا بیگم
بہار افروز یار امیر گل کے مجکو چاہت نے
ہوی مٹھون بہ کرڈوی مجھ سی کل مصری نعبتا مین
مین جا بیٹھونگی میکی مین کرو گن روز کی فاقے
نہاد ہو کی بڑی روٹی مین بس ضد اوٹھا لگی
نہین اٹکیا چورا ای تو چرائی اپنی محرم کے
جدا کی سامنی آنکھو نکی گھرتی ہی عذابا لے

کوئی سمجھائی تو اوس بدبلا کو ہوگیا کیا ہے
ڈری اون سی مین صاحب نبدیکا کلیجا ہے
نگوڑا دل نہین کتا ہے امنہ زور گھوڑا ہی
تم اپنی بال سلجھاتی ہو میرا دل الجھاتا ہے
بدن میرا اسی غم سی ہوا گھل گھل کے کانٹا ہے
نہ بات اولنسی کرونگی لیعنق دل مین بسایا ہے
ابھی نام خدا دینی کو روٹی سار الکنبا ہے
خدا کا قہر ہی طوفان لونڈی پہ باندھا ہے
یہ ٹھک لوں ال وٹھی تیرا کیا اپنی ناچارا ہے
یہ تم ویری ہون نرگس سی تم کیا صاف دیدا ہے

سوی بہائی نذری آ کی سامنی
یہ نخوی نلی جبی جروا کی سامنی
تھری نظالی پانون تو سر کا صدقہ ابنا لگی
ہوگو بہانا کیا کرون مرزا کی سامنی
کس طرح جاؤن دیکھی لہرا رہا سہ جی
چہرہ یا ان سرکی پہن لہری دریا کی سامنی
رنڈی جاری سہ تمہاری جو کھڑی دن
کیا خوب لگائی بات کو مرزا کی سامنی

٦٠

[illegible]

ہمری ورد ازسی تو مالن بوز نہا رہندہی
یو بیٹیا پڑہی تم بھیجا دہی کا مجرا
رحمۃ اللہ کے بیٹیا یہ خدا کی رحمت
ہوگیا اونکا چہوا چہو کی بدولت یہ حال

پہلی گر یو بو منوتی کی نہار بھی رہندہی
ایسی کاذب ہو تو اور منظو ما رہندہی
مری فرزند ہین جنکی لئی دوبار ہندہی
ایک دہو بیاکی لئی ہری زمیندا ضد ہی

جانصاحب ہی قبضہ مین بہت ان ہمری
ملکی زادون کی نگہہ ن شعر مین گفتار ہندہی

انی بی بی بہراوان ٹہنیڈا مسلا دل جلا مداہی
سنائی دالی شادی کی کسی چہو بہی آئی بی بی
کہانی سی بھبسو دی وہ کصہ سر انجہ ہی
نہین کل منڈی جنبڈ ہری تون بی اوہ مرا رہا

وہ گردی ہی سو مڑ اکل سنگہ تن وچ آگ لگاندا ہی
یہ منڈی بہاگ جاگی سو اہر شطر نجی بہاندا ہی
سونڑ ادہو لا جو بینو باد ہوہ مینو بہاندا ہی
جو ایک ویلی بہساندا تو دو ویلی رولاندا ہی

سونڑ ادی جانصاحب نام رہ جاندا ہی دنیا وچ
یہ کڑن وگہرن بہاندا کہیل کہری لعل جاندا ہی

مرتی ہین سب کی ردیہ تاثیر ہو گئی
شیرین کا میٹھا زہر تو تقریر ہو گئی

ہی شوق گانی بجانی کا جا لصاحب کو
جو گھر مین اوسکی یہ چنگ و رباب بجتا ہی

یہ تو نو اکرم کیا ہی ڈوا ہڑی جار نی — مہنگا او شہاکی رات لگا بجا ہنا رنی

جینی ہمارا آپ چہپا لی ہی یار — او وہم مچا لی کال ہی تمہری بہتار نے

نکلتی کا پوت آنکی اسس جا بی موری کہنچ — سنگا کو جس سکے دبو چا بلارنے

کر سیاون گر یہ گر یہ پر آوت ہی کال ہے — بیا کل کیا رگید اکہ ما لی گنوار نے

منہ سی یک چہنا ر جو ہو د یکی بر ہین بلس — منہ کہنکی جو لی بنا و اچہنا رنے

اوڑتی بہی چڑیا کو چنیست ہو ن بہچی بر — اونکا تو رکہا ایک نے مہکا ہجار نے

منی کا موری بونی یہ دیدی ملا پسے — چپیا کا پوت آدتہا کو نسان وکار نے

نوکری نور و بیہ کی پہنک آ سی ہا ہی با — بڑ کی تپوہ گی رہین آگن ہہار نے

جنبا این ندان کہو کی بہی تہی سدہ — سولی پہ جیو جیڑ ہا و اکچن کے او بہار نی

چڑہ کی اتار ہی گندون سی نینان ڈرات ہے — دیکہا تہار ی بیٹا کو ساری بجار نی

سا کہی باج کیہو کے پر کہن سے کہوئی بیتا — اونکا کیا کہا رب تہاری دو لار نے

ہی بہی بیہوش بچی خبر ہووی جان کے
وہ اگر ہی پانچ تو مین نہی ہون چھتیسی لوا

ڈر لگا رہتا ہی لی پالا پڑا ہشیار سی
گیا ملا سنجوگ ہی مکار کا مکار سے

ایسی ہی اک ریختی کہ جانصاحب اور بھی
حکم آیا ہے مری نواب کا سرکار سے

جسکی تہی قبضی مین پہل پایا یہ اوس نجوم سے
اوکہ کی تہمت کاٹ لی چہوٹی مری تلوار سے

اہی کر دیا اس تکبر سی موی شیطان کو
طوق لعنت کا ملا اسد کی دربار سی

آبجو ہیر کلین گوہر کی طرح کیا ہی مجال
اہی جواہر باز آئی موتیون کی ہار کو

باؤ کی گہوڑی پہ پہرتا ہین نہین ملتا مزاج
پہنس گئی ہمسائی اہی دولت قدم اسوار سے

خاک کی پیوند ہو نگی ہی دوگانا جان ہم
زندگی کسکی ہوئی ہی عشق کی آزار سے

ایسی مشاطہ کا کوری بہتر ہی سی ہونڈی سر
نوج بیٹی کی کہون نسبت کو اس مردار سی

جنکی گہر سی بات لائی جاتی ہون خوب مین
مین نہ کچھ کابل سی آئی اور نہ قندہار سے

ہنستی بچی کو رولا دیتی ہین کیا خوبی بری
اہی کہلائی لی لی باز آئی مین انکی پیار سی

مین تو مرمر کی بچی جہونٹون لی کی خبر
کنوار جہل سیہ اوتارا تہا اسی قرار سی

یوسف مرا گھر مصر کا بازار ہوا ہی — ہر ایک زلیخا کا خریدار ہوا ہی

شہر کا کلیجا کیا پرسوت کی غم مین — دق ایسی ہوئی سل کا اب آزار ہوا ہی

سسرال کو اب جانہ خصم ماریگا نبو — کی سہر بڑی روٹی پہ اقرار ہوا ہے

کیا جانی کوئی حال خصم جورو کی دل کا — کس بات پہ اوسکی مری تکرار ہوا ہی

بیٹھی پہ رکھو پانون تو رکھو مرا مروہ — کر داؤن نہ دل اون سی پہ بیزار ہوا ہے

اے جان مین خسرو کی طرح روتی ہون ...
دل تجھ سی لگایا پہ سزاوار ہوا ہے

تمہارا دل اگر مجھ پر نہین ہے — مجھی بھی جان کچھ دو بھر نہین ہے

نہ تھی اونکی بگڑتی ہین تو مکرین — مجھی منظور رون سی شتر نہین ہے

کرون گی جو کہ جی چاہیگا میرا — کسی کا زور کچھ مجھ پر نہین ہے

پھرون گھر مین سبھون کی ڈوڑتی سی — پہرا بندی کا صاحب سر نہین ہی

جلی پانون کی مین بلی نہین ہون — مری پانون مین گھنگرو نہین ہی

تمہارا ہو کی بڑی روئی اوٹھاؤن — مرا کہنا اگر باور نہین ہے

کیبار و کیا کہار سی تم لوگی تم بن بیاسی بیٹھی — سو ای بی با نسو پوڑہی ہی بیٹھا ری آ کہری ہو

نہین دیکہا جو کل ہی ال ابراہیم بن بی لوگو
بلا و جان صاحب کو وہی تو سیہری ہی

دو گانا بیکی وہ مجہ سی مدام رہتا سے — مو احلال مین کرتا حرام رہتا ہی
مجہی ہی چہیڑتی لوگو دوگانا دو دن سے — کہ جب نماز مین باقی سلام رہتا ہی
کہین شہر لی نہین چاند خانکی بات ہوا — ہر اک مہینی ہر اک سی پیام رہتا ہی
خدا ہر ایک کو دنیا مین نیک دی اولاد — نشان باقی اجی اسی نام رہتا ہی
رسول خان ہی کو بہیجو اما ہی جانکی گہر — تمہین تو سارے ہی خدائی کا کام رہتا ہی

ٹہری ہون بابی مین ای جان اوس نکہتو کے
کہ جسکی کانہ مین پیسا مدام رہتا ہی

بی بنا آتی ہی بگڑ ہی ہوئی تقدیر کسی — اچہی سوجہی ہی بری وقت مین تدبیر کسی
رنج مجنون کی ہو باتون سی بکیون لیلی کو — تو دیوانی کی خوش آتی ہی تقریر کسی
اپنا گہر یہ ہی بچا اس وقت کی حاکم کو ہی دیہان — ملک جہن جاتی ہین سا ملتی ہی جاگیر کسی

٦٥

[illegible]

برابر گر سنین نسبت کی جو رہا ہے ہمارا ہی	غنیمت ہی نمک کے کنکر نکا تو سہارا ہی

رہا ہی جانصاحب پیٹ بنو کو تمہارا ہی
پچھی مجھ سی چھپاتی کیا ہو یہ تو آشکارا ہے

سنو شیرین عجب تنہا تنہا مضمون ہمارا ہے
چھپی تاری جو بدلی مین بنا گویا گزارا ہے

ہوا امید آئی بیدبکی نباین تافتا نین سیتی
جو کوئی چاند سورج کی طرف کرتا اشارا ہے

روا ہی گر کہون رزاق کی سیتی فلک گوتی
ہوا امید نکا پڑا دیکھ لو ہر ایک تارا ہے

چھپائی کی سنو ہی تیر سورن کی چاند سیتی
زنانخی چاند بھلی کا تو روٹی کا کنارا ہے

دو شالہ چھین لے کشمیری اوسکا لیشم سوتی
کیا خود عیش وصل ہو کی پیٹھی کنارا ہے

گلابی شہزادی کی نیا اقرار کیا جھوٹا
نہیں ہین پھول کھلتی کیسا نبوکا ستارا ہے

مین بیٹھک تیتی ہون یا پیری اور تم نے تیلین آنگن
یہ دل مین لہر کیا آتی کیا مجھ سی کنارا ہے

خدا کا خوف کر کی جو بڑا منہ بڑو دیا نہین
جو نکی واسطی باندی کی سر مین دو پا مارا ہے

خدا سنا بد ہنی ہی باجی نہین احسان مینی لی
اگر سر کی سینی پیری تنکا بھی اتارا ہی

مہاجن سے تمہاری بیلی مین یا مین گردن جا
یہ کہنی جانصاحب آنکی دل کو گوارا ہی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ ہاتھ پاؤں رات کو مجھ سے چاند جان
کندن ہوئی فریفتہ مرے آئینہ جان
کو سا ہی مجکو سوت نی برچھی کا پہل سے

محرم کتان کی تمنی مری تار تار کی
رنگین باتین سنکی ہوئی سلوہ کا کھا
اوسکو نصیب ہوا جی گوڑی کنار کی

اے جان اس بروش کی شگفتہ ہین مری شعر
صحبت رہے نسیم کی برسوں بہار کی

گھر سے تجھ نحس کا قدم نکلی
اے دو گانا خدا کرے
مرثیہ حسن امام باندی اوٹھ
مرد مردون مین جب نہو تم سیا
رکھوں اوس گھر مین جا کے جب مین قدم
لایا جو دانیاں کی کل کھیون

یا انگوڑے مرا سے دم نکلی
رات کو کل محل سے ہم نکلی
چل کے ماتم کرین علم نکلی
کیون نہ ہمدم پہ تم پہ دم نکلے
ننگی سر آپ کے حرم نکلی
سیر مین یا کسیر کم نکلی

اپنا تم نے کہا کیا اے جان
گھر سے رنڈی کی مرتی دم نکلے

[illegible]

بوا مصری بدل یا الہٰی را قند شیرین سے
مزا شکر کا اور نمکت نہ کیونکر کہ مین آ گئی
دو ماسی جیت ہن شیشہ مین بیگم زادی ہے
کہ جو وحشی ہوئی جکڑی ہوئی زنجیر مین آ گئی
خطا کیا جیری والی کی نہین ہے پیر کی ہو
نہ کیونکر نرگس دوالی ہر خطا تیر مین آ گئی
پنہائی نسوت کو کہنا مرا دم دیکھی سا جائی
زنانخی جان صاحب کی آ ہی تیر مین آ گئی

دیوان جان صاحب ۶۸

تمت دیوان اول

آتشک باؤ کی گھور سی ہے ان روزوں ہوا
تو نہیں چلتی ہی معلوم ہوا گرمی ہے

سبن تپ جاوین جو جبی نہ سیکن دو مہتابی
کس قیامت کی ہوا مہر نسا گرمی ہے

رنگ اسوخته کا ملتا ہی غزل سی اوکی
باجی آتش کی طبیعت مین بلا گرمی ہے

اسکی ہاتھوں سی تو ہی جان ہوا ناک مین دم
نہ کبھی ہوتی یہ کس روز ہوا گرمی ہے

بری جو حشر تھی قسمت کی وہ تحریر مین آ گئی
زمانہ کی لو اصدی مری تقدیر مین آ گئی

میری لو لائی نہین لیلی کے اور مجنون کی سالی ہوئی
مرا منصب ہے غم خنجگل نہ کیون جاگیر مین آ گئی

مجلی تو سمجھ ہیانی ہو سمجھ کر بات کرنا تم
نہ بی مذہب کوئی کلمہ ہی لو التقریر مین آ گئی

مرا نقشہ کردن اوسکا قلم ہو ناک نانی کی
جو کچھ بھی نقص ہی نو مری تصویر مین آ گئی

کنوین مین گر کی جاون اوٹھا او نانہ جینی سے
قسم اس سر کی باجی فرق گر توقیر مین آ گئی

زلیخا وہ نہیں جو رسوا ہوئی یوسف کی چاہت مین
نہ مانون حکم یہ قران یا تفسیر مین آ گئی

مین کافر نہ بنوا پیش نسی خنا کی آنکھون میرز
وہ نکلی بات جو اس نہ ہوئی بی پیر مین آ گئی

بتوفیق نطق آموز زبان انسان شی

یہ مجموعہ نازک خیالی گلدستہ رنگین مقالی کارنامہ لطائف و ظرائف معادن بے بدل

دیوان اردو جان صاحب

اہتمام و انتظام سے سید محمود علی مہتمم و منیجر کے

مطبع منشی نولکشور واقع [illegible] میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی حمد مین پہلی بیان ہوا وسکی حکمت کا
تو وہ عالم سا ہوا ہی مین ہی یکسو دامن ہی حکمت کا

سرا لاہی نظر آیا وہ شاہ پردہ جو غفلت کا
تماشا گاہ عالم مین تماشا وسکی قدرت کا

محمد پر ہوا ہی خاتمہ باجی نبوت کا
علی ہی سلسلہ مایہ امامونکی امامت کا

بیان کیا مرتبہ ہو فاطمہ کے شان و شوکت کا
ملا زہرا کو رتبہ مصطفی کی زیب و زینت کا

دیا جو مرتبہ بی بی کی بچونکو شہادت کا
گنہ بخشا ئنگی محشر مین یہ نانا کی امت کا

ہوا شہرہ نبی کے بعد ہی حسن کی خلافت کا
وہ عادل ہی رہیگا حشر تک چرچا عدالت کا

علی ہی خانہ زاد اللہ کی ایسی لیاقت کا
کہ بیت اللہ گھر ہی میری مولا کی ولادت کا

نکھر وہ نکلتا ہی خصم حسن کو بناتی ہون
پہنچی جالو نسی کو بری منہ نہین مجکو لگاتا ہی
یین بلبل بن گئی کو اہون اصیاد جلد مجھ سے بہلا
مری تقدیر نالو کی خاصیت ہے پیدا کی
کرون کیا رہتی ہین بنا قفس کرتا ہی دم میرا
نہ بہلا ہاتہ مرجاتی تو کر کر اپی بڑی
مگر تکلیف مجکو نکی ہی کہتی چل نکل گہر کر
حسین اباد مین پہنچی دیکھا خیر جاری کر
وہان بہی سہگی لی بی کی جہاڑ و لگ گئی بنگی

کسی کے پاس روپی ٹکا نہ کپڑا میری قسمت کا
کری کیا پاس میری ننگی لچی ہی اور صورت کا
اوری ہاتہونکی طوطی بولتا تو علی ہی نحست کا
بوالبستی گہر او جڑ اگہو سلا ہی اور ہی وحشت کا
خبر ہمارین نی رکہا نام ہی عنقا سخاوت کا
حیا کا قول ہی ہر دم تقاضا ہی غیرت کا
حیا غیرت کو بکنی دی نہ لو اور ڈہونڈ ہمت کا
برستا ہی ہی ٹٹتا نہ ہی طرفہ ہو دولت کا
مری خاطر طریقہ صبر کا نکلا قیامت کا

مین دوڑ ہی جہہ مہینی جاالصاحب تعدی لی یا
اجی اس طور کا لینا بہی ہی صاحب حقارت کا

طرح مشاعرہ نواب غضنفر الدولہ بہادر مصرع طرح جناب آغا حجو صاحب ہندی

پہولونمین تل رہا ہی کانٹا ری چمن کا

میکا کبھی نہ سسکا کھوٹی کھری سنائی
وحشی بنا کی چکھا ہی مال رام دہن کا

اک تھان گلبدن کا پھولام کا دیا ایک
کیا مفت میر گل نے سڑ ہا نکا گلچمن کا

غرت مین لاکہ بناگن جاہی نہ رہو حاصل
ٹکسال والیونکی یہ طور ہی چلین کا

پیڑو کی آنچ دلکو دوزخ سی کم نہین ہے
اف اف عجب ہے عالم کچہ سوتکے چلن کا

اپنی گنون سی تو نی گل آپ یہ کھلایا
گائن کو تھان بھیجا پھولام گلبدن کا

میرا نہ تو خصم ہی تیری نہ مین ہون جورو
اب میری تیری رشتہ ہی بھائی دہن کا

کیونکر نہ ہووی گھر مین بھائی سی خانہ جنگی
آئی تھی چھنیکتی وہ ماتھا مرا تھا ٹھنکا

تو شاعرون مین نامی ہی آج جانصاحب
ہی ملکون ملکون شہرا او جڑ ہی تری سخن کا

مردہ دل ہی شکر کرتی قاضی الحاجات کا
ہی توکل پر گزر تکیہ خدا کی ذات کا

صبر ہمکو کیا ہو شیرین شیر ہی کہا پیا
ونکو جو دو ٹی ملی وہ ٹکار ہا بہر یات کا

اپنا حصہ چاند سورج ہین بہی دو روٹیان
حال ہی رزاق کو روشن مری اوقات کا

پہاتیان مہرو ماہ سی ابہی ملوا اون مفت
کہینچ دین نقشا جو اک صورت بہیری گات کا

اجی کہولی الفو جواری دوگانا — نہ کیون بولی اچھی ستاری دوگانا
کنوان میری خضرو کا میٹھا نہ کہاری — نہ ہی پانی ہلکا نہ بہاری دوگانا
کیا میری دل کو ہی عاری کہون کیا — نکل میری گہر سی تو جاری دوگانا
لگی تیری چالون کو لو کا لنگوڑی — تو ہی بازی جیتی مین ہاری دوگانا
کہین ڈیری گٹنون کی آگی نہ آئی — قسم جہوٹی سچی نہ کہاری دوگانا
ہوئی تاڑ ہی پی کی لتاڑ ہی گئی ہے — مری کہا کی سوکن کٹاری دوگانا
تری گہر مین حمبہ کو آوٗن گی جنیان — مین آپ اپنی دونکی کہاری دوگانا
بنی الا کہ من کی مین ہلکی نگوڑی — ہوا ہاون جسدن سی بہاری دوگانا
یہ ہی بحر شکر یہ ہی قند مصری — عسل اصل مین گڑ کی پاری دوگانا
ہی اس بحر مین پانچ صورت کی حرکت — یہ ہی بات سچی ہماری دوگانا
پڑہی پاؤ واہی نہین جائین ہرگز — کہین بتین ایسی یہ ساری دوگانا

ہوا جانصاحب ہی کیا ہی عروضی
کہے شعر صنعت مین کیاری دوگانا

خالی میں تو کیا نکلیگا مہتاب کا ڈولا
جب عید ہی کی چاند کی اندر نہ نکالا

گیسو تری سر شہوں کب سے کہٹائی میں پڑا ہو
قبضی سی اجی سوت کی زیور نہ نکالا

کہنی ہی کی کٹ جاتی جو کر لیتی میں گہر بلد
اس واسطی خود ڈہونڈ کی گہر در نہ نکالا

کب میری سی ہی سست بکہائی نہیں تونی
سوئی سوئی کب چوٹی پکڑ کر نہ نکالا

کیا ہوگیا مین گہڑ والی جو تمہین سونی کی انشین
فاقون میں بہی ساجن وہ گہر از زر نہ نکالا

گہٹتی سی لگی ہیٹی سی ہے بنو مری جیگلو
مشاطہ نی بہی ڈہونڈ کی اک بر نہ نکالا

قسمت مری فولاد کی تہی ہنٹ مگر سبز
سو بار یہ پیٹی گئی جوہر نہ نکالا

مین آپ کی ہان مہنون کا دم ناک میں کرتی
کچہ خیر سے ہے مین نی بہی کبہی شر نہ نکالا

قسمت کا مری پہیر مری دم کی رہا ساتہ
اس راہ کا خالق نی بہی چکر نہ نکالا

طوطی کی بہی مینا کی بہی بوٹی سی ہیں بچی
اب تک تو کسی بک نی اک پر نہ نکالا

اونچی ہی نہ نیچی نہ زمین سہل نہ مشکل
کیا شعر پڑہون کوئی بہی بہتر نہ نکالا

ای جان کبہی ہمنی بہی جہنجیانہ نکالی
تم نے بہی کبہی ٹیسو بنا کر نہ نکالا

[illegible]

نو بیسی کہاری کی تو گہر والی ہی نکی — مہمان لشانیکو کچہ آئی ہین گہر اپنا
بیٹھی ہی نہین کہنی مین وہ غیرکا بچا — سچ پوچہو تو کیا زور ہوا داد بیر اپنا
دو بیسی جو ہم کوڑ یا خانم پہ اوٹھاین — حاصل ہمین کیا کو بسا دو بہری زر اپنا
اس درجہ ہوا سر مین نسیمن کے سمائی — بر باد کیا زندہی نی دہکڑی پہ گہر اپنا
سے کاٹتا جلاد کی بہی کان نگوڑا — ایسا ہی خصم اوہی موا بی کر اپنا
تلوار چلی مجہپہ مری آگی ہے جب سے — مردون سی سوا اب تو ہی دیدہ نڈر اپنا
کچہ سوت نی سے کردیا تقدیر ہماری — ہر سون ہی نہین مرد وا ہوتا جر اپنا
گہر والون کی ہاتہون سے وہ ناسو پڑی ہین — چہتا کہون بہڑکا کہون چہلنی جگر اپنا
ہو جای کسی طرح سی جیوڑا یہ مسافر — اب جلد ہو دنیا کی سرا سی سفر اپنا
اب بس گیا عنبر ہی نگہستا ہی صندل — نرگس سے مغری ہوتا ہی خوش نظر اپنا

ہم کیون کہین سی جان یہ خفر وہی کیرن
کچہ فائدہ کہنے سی نہ کچہ ہی ضرر اپنا

مردو کا تیر زخہ آشنا اوہی ابتر ہوگیا — رکہ کی مرزائی کو کیون جامہ سی باہر ہوگیا

۷۵

[illegible]

گرے کی ادھڑی چھوڑی خصم کا گھر کیونکر	ابھی سے گل مو ہے سوسن کی بنے زبان خراب
پڑا ہے نرودے تیوڑی بہو ونہیں تانے	جو اپنے خم سے ہو ٹیڑھے وہ ہے کمان خراب
جو ہیں زمین کی باشندے منکا دشمن ہے	یہ جان کی ہوا کرتا ہے آسمان خراب
انگوٹھی ہیسی ہی بنواتی ہین ماما کی	پڑا پایا تمنے ہے سمدھن بہت نشان خراب
کہانے اس سے تو ہم رنڈیون کی بہتر ہے	حکیم جی نے کہی شب کو داستان خراب
میں نوج بھیجی قلعی کو پیرا کند احبڑا	سنی نہ سید ہے کیا میرا باندان خراب
کیا ہے گوروں نے جبسدن سے لکھنو میں زن	ہر ایک ہو گیا آسیب سے مکان خراب
کبھی نہ شاعری ان کا تیون کو آوے گی	محاوری میں ہوون کا سنا بیان خراب
کیا جو روتا ہے موقوف جیڑہ کھنن پلکین	برستا مینہ نہیں کیون ہو آئے دہان خراب

فقیر ہو کے نہ لی ٹوک کی امیرون سے
یہ تجکو کرتی ہے ای جان آن بان خراب

تم ہو گھر بار کی بنو بنو انسان اب	جن چلیں بچی کری کیا رہ گئیں جیوان اب
پہلی وو چیزون کا کرتا ہے مجھی سامان اب	رات تجکو تو کرجلی کرتا ہے دستر خوان اب

اے جان مٹی جی تہی صورت نہ دیکہونگی
ایسا ہوا ہی تجہ سی مرادل کیا اب اب

کیا نصیبن کا خصم نکلا ہی ہونڈا بدنصیب
واہ ری قسمت تیرا سنجی کا نصیبا بدنصیب

وہی نہ دشمن کو خدا اولاد بیٹا بدنصیب
ہوتی ہی مرجا ہی ہاتہ ایسا جو پیدا بدنصیب

ایسی شادی نوج ہو نرگس خصم بیمار سے
کیا ہو کم بخت آئی لیکے پیا بدنصیب

چار چالون ہی مین ڈائن کہا گئی سسر کو تاکے
تہی سہاگن ہوگئی اب ساس رنڈیا بدنصیب

بے مثل وہ آگیا ننانوین کی پہیر مین
بن گیا قارون کا خود آپ بچا بدنصیب

کوڑیا خانم سخی سی سوم ہو جاتی ہی جو
خوش نصیبون کا بنا دیتا ہی پیسا بدنصیب

آبروئی چہل کی ہینشی دیکہی بہولا مشک سا
چہوڑ دیتا ہی اوسی ہاتہی پیسا بدنصیب

چیچی لڑلی نی یہ آبادی کا جہڑوایا خصم
بستی خانم کیسا گہر آباد اجڑا بدنصیب

لو سہاگیون بخت کی لونڈی سی بہگا کی لایا ہی
میرا گہر وہ الاصوا الو کا پٹہا بدنصیب

مسخرا ہین جو کرین وہ پوچہی جانیں جو کل
رہ گیا اب بیحیائی کا زمانا بدنصیب

ہم سوی بڑہیا جوان اپنا ہوا سب دم کرکا
قدردان ملتا نہین اب کوئی ٹہڑوا بدنصیب

بے ناکی ہٹ اٹھاتی نہیں بنیا باپ — جو بیٹی کی منہ سی کرتی ہیں بچونکو پیار باپ

بنو مثل یہ سچ ہی بسنہاری ہان پہلی — بستر نہیں یہی ہو جو تو نگر ہزار باپ

پاپوش باپ کی نہیں اولاد کو بہن — بعضی نگوڑی ہوتی ہیں ایسی چمار باپ

پہلی تہی جورو باپکی کہ اب دوسرا کیا — لطفہ یہ ہی پیادہ کا اب ہی سوار باپ

دو باپ فتح خانکی تو میں ہی ہوں جانتی — آگی مجہی خبر نہیں ہوں اوسکی چار باپ

ہمسائی کسکو کہکی ہے باپو پکارتی — بچی کا کیا تمہاری ہی سچ مچ گنوار باپ

کرتا تہی دادا باتیں ہمایوں کی وقت کے — جیسا ہی بیٹا ایسا نہیں ہوشیار باپ

بیٹی کی باپ سی بنی خانم بگڑ نہ جائے — ڈالی مہو پہ آنکہ ہو اند شعار باپ

تہی شمع جانتی مجہی اپنی حیات کی — عاشق تہی میری جلتی تہی پروانہ وار باپ

میں گل تہی اونکی وہ مری بلبل تہی نگر — ہوتی تہی باغ باغ مری سی بہار باپ

بیٹی کی سوت جو بنی غارت ہو ایسی ماں — دیوث ایڑی چوٹی پہ وہ ہو نثار باپ

دونوں ہیں اپنی جورو نکو در بارتی — بیٹا بہی نابکار ہوا نابکار باپ

ناراضگی سی جاتی ہو ہو گا نہ حج قبول — ماں زار زار روتی ہی اور زار زار باپ

۷۹

میری دل مین ڈالنی کو آئی تهی ناسور آپ
گر چلی تعریف سوکن کی میان منظور آپ

بیگما جی پوچهتی ہی آپ سی چهوٹی بهو
میری گهر سی پاس مین کی بیٹهی لی دور آپ

بوا میں کو فقر کی شاہی کا سمجهی تخت ہو
توڑ کی جو پاؤن بیٹهین بنگئی مجبور آپ

مانگنی او ٹهو گی کل تکیہ سی پهرتی بولی
صبر سی کیجی قناعت وہ نہین مقدور آپ

تاک مین تهی ہو بڑی سو دی تم اپنی چهوٹی میان
کرگئی خاصہ غلامان زربار لگور آپ

شوم ہو شیشی سی لوا یہ صاف کہتی ہون میان
عورتین دنیا کی ہون اور دین کے ہین حور آپ

ہم کرین گی انکو اوس روز بسن جهکر سلام
آئین گی محشر مین جب اور گی مشہور آپ

کر میان بیاہ وہی اور دنکو تمهاری بهائی کی
ٹهنڈی ٹهنڈی ہو چلی گهر سی کی کافور آپ

ڈهیرین ہمسائی ہاجی مین لی جو منس کی کہا
اسکی کیا برسات مین لگوائین گی مزدور آپ

کس تنخواہ نی کهلا دی اوہی پا قوتی تمهین
پاؤن قابو مین نہین یہ نشہ مین ہیا چور آپ

کس سری کی بهیجی آئی یہ فلک سر آپ تک
سچ ہو اوچهری سی جو کچه کیجی مذکور آپ

بوڑها جو نڈا امیر امنڈ واگی نو واہ واہ
اختیار اپنا تمهین کیا ہین ابهی مجبور آپ

کیا غضب ہے یہ جو سن پائین بڑی حضور ہو لی
ننگ رسوائی ہوئی ہی ایسی تو منظور آپ

پهیر لیتی تها جو منه پلکی کی مجکو مرزا
کونسی رکهتی ہی بیزی کی ہالی صورت
ایسی منه جو ریوی ایسی جو رین انکهین
دو برس تک نہین زکس نی دکهالی صورت

[illegible]

علی کی تیغ بڑی جھوٹ اسکو جو سمجھو
قلم ہو پاجی ہو بہڑوا ہو مسخرا یا ہو
یہ پوچھی جاتی ہین چارون کی قدر ہوتی ہے
ذلیل سب سی سوا اب ہے شاعری کا فن
قصیدہ قطعہ ہی گدری سی حیض کے بدتر
وکھاسی اپنی بگکوڑ احرامی خرستی
اوس وجبڑی باغ کی بلبل ہون بنی الو گلشن
پہنسی نہ جال مین صیاد خان کی مین بلبل
یہ چھنی آبرو کھوسی گی جوہری کی لیے
ہر ایک مرد کی سینہ پہ آنکہ پڑنی لگی
اور اب تو وہ ہی مثل یک انار صد بیمار
مجھی کو دینی کو سوتا بالائی تہی باندی
سدا بہار یہ نطفہ ہی گل کا نہین

بھوین ہین حیدری کی ذوالفقار کی صورت
ہے انکی لکھنؤ مین روزگار کی صورت
شریف کی ہی نہین اعتبار کی صورت
نہ شاعرون کی رہی کچھ وقار کی صورت
کسی گدھی کو جو دو تو ہو بار کی صورت
صلا نہ کوڑی کی دی بولی حمار کی صورت
سو اخزان کی نہ دیکھی بہار کی صورت
فریب دینی کی او سنی ہزار کی صورت
لگی گی یہ بہی جو اہر نگار کی صورت
ہوی کچون کی جو کچھ کچھ ابہار کی صورت
ہوئی ہین چھاتیان جیسی انار کی صورت
ملاؤن خاک مین اس نو بہار کی صورت
ہوا گلاب سا بچا گنوار کی صورت

دیوان جان صاحب ۵۰

ہوگئی دیکھتی ہی جانشی حسرن
ہان ہان کرتی رہی چپاہی گیا
جان کی طرح ادسکی حافظ تھی
سے لئے جاتا تو ہی نہ جاسی مگر

یا وداد بار رہانہ سارا لوٹ
آنکھونکی سامنی چکارا لوٹ
مجکو بچون سی وہ پیارا لوٹ
دیکہ کر بھیجو استخارا لوٹ

بیچ لیتی ہو جانصاحب تم
جنیا مسر شعر ہی تمہارا لوٹ

یہ ہوا سر مین سما ہی ہوئی ناشاد عبث
دونون مہل مین جنو بر بہی محل سی نکلی
لال خان خون کری گا ترا اکدن لالن
کہتی ہین اشرفی خانم سی کہ تو کر نالش
پہلی ہی جا بیٹھین اسٹام کی کاغذ کو رد لے
دسی نہ اک پیسیا وہ بہی کوڑیا خانم زندی
بی فضیلت مرا گہر والا بڑا فاضل ہے

گہر سیمین کے روش کرتا ہی برباد عبث
ایک شمشاد کو تم کرتے ہو آزاد عبث
جان کی تونی خصم ہیکیا جلاد عبث
میر ارشاد علی کا ہی یہ ارشاد عبث
ہو گی نادار چلی کرتی ہین فریاد عبث
دم گواہی کا سوا بھرتا ہی امداد عبث
اب وکالت لگا کرنی بنا کیا عبث

کیا ہی سنہ جو بات مجھسی کر سکیں منکر نکیر
ہی خدا ایکتا کہون حق حق پڑہون مر مر حدیث

ہی عجب معشوق یہ قرآن خالق کی زبان
ای بی بندیجان سکی واسطی زیور حدیث

حق ہی حق نی بھیجی بندونکی ہدایت کی لیی
آل پیغمبر کی حق قرآن پیغمبر حدیث

دینکی دشمن کے دشمن دوست کی ہین دوست ہو
روح ہی میری بڑہی علی تو ہی دلبر حدیث

قبر کی اندر نہ آنا سنتی ہو منکر نکیر
سن لو تم قرآن باہر سن لو تم باہر حدیث

ہی فرشتی سی جھینپی دم مری پہنچتی ہو جہین
آل دو ان باہر سنا براہی لو ایا پڑہ کر حدیث

وہ ہوا پروی انکی کام پیا کیا دیکھی نہ شکل
منجہ ہی مالک الموت بہی سنکی ہوتی ششدر حدیث

جان صاحب عاشقانہ شعر اب سمیں کہو
ہے زمین شالے کی نئی نکلی بہت بہتر حدیث

قیس مجنون ہو گیا ہی عشق کی پڑہکر حدیث
حسن کا لیلی کے بندہ ہی تو ہو باور حدیث

عشق کا وہ مرتبہ ہی عشق ہی خالق پسند
مصطفے محبوب حق کا دال ہی اس پر حدیث

مین زلیخا عاشقہ یوسف سی پیغمبر کی ہون
مرتی مرتی حسن کے ہون عشق کے گہر گہر حدیث

عاشقہ ہون اپنی پیغمبر کی مین بلقیس سے
عشق کی پڑہ دون سلیمانی پری پر حدیث

[illegible]

کرنی جان کو باور نہین مجھسی تو کہین — پاہن بلقیس کا کرتی تھی سلیمان عبث

کہا کی کیا جائیگی کیا ترنگی کہا کر جیلا — تین من د ہانون کو یہ جاتی ہی جب بان عبث

آپ سی مردہ سی بنتی ہین تیغ خود دیوانی — عشق ہین پر پر نو نکی جاتی ہین پریسان عبث

تو بہن تو چیرین فقط گنتی گنانی کی لئی — ایسی قو ریکو سلام آئی ہین نو خوان عبث

ہین کہلاتی دہ ہمین اپنی فری کی خاطر — صاف تو کہتا ہی تم کرتی ہو احسان عبث

مسند ہیانہ تو ہی نادار تمہین چھپر ہی کچہ — تاج کہانی کا میان کرتی ہو سامان عبث

اوس سی بہتر نہین کیا کوئی لڑکی بیٹھی — تم تو جنگلو کی لئی بن گئی حیوان عبث

حشر کا ڈر نہین شیطان کے بہکانی سی — کر تا مغروری ہی دنیا مین یہ انسان عبث

حکم او الا دنہ کام آئیگی دولت اور زر — چار دن کی لئی شوکت ہی تیاہی ان شاہ عبث

جلد اسی جان کہین جیم کی آب سا ردیف
حسن کا شعر مین او رعیب کا ہی دہیان عبث

اک پیادہ ڈہونڈ ہا آ رہا تہا اک سوار آج — آچکی ہین صبح سی مشکی دو لنگوار آج

حتوشن نظر یہ پیار سی گہور سی اونہ کہیا آج — دونون بچی ہو گئی نرگس بنسا بیار آج

[illegible]

[illegible]

یہ شاہزادے سے اک صوفی نے سوال کیا — عطا ہو جس کے دولت میں ہوں گدا محتاج

لنگوٹے مرد جو ہیگا زمیں میں ہی نہیں بھاگے — اونھوں نے لوٹا محلہ کو کر دیا محتاج

لٹی ذرا بھی نہیں کہتے ہیں کہ خوب لٹی — یہ اونکی لکھتا ہے جنت کا ماجرا محتاج

عوض میں دینے کے لو اسی کی گالیاں ہیں — جو اونکے در پہ کوئی جا کے ہو کھڑا محتاج

کہیں کہ تجھ سے ہوا ہم فقیر ہیں چل دور — یہاں لنگوٹی ملے گی ہوا ہو جا محتاج

یہ حال اب ہے زمانہ کا صوفیا خانم — کبھی جو وجد میں آ کے برا بھلا محتاج

جو سننے والے ہیں وہ بیچا کے داد ایں — کڑے سے سنیں نہیں پہ او کیا بکا محتاج

کچھ اور شعر اسی رنگ میں کہو اے جان
ہے فاقہ کش نہیں اک تمہارا دو سرا محتاج

اس انقلاب نے ہر ایک کو کیا محتاج — زمانہ ہو گیا بہکدرسی ہے ہوا محتاج

دیا خدا نے ہی جنکو حقیر چشم ہیں وہ — کبھی روش نہیں نرگس ہوا ذرا محتاج

کیا ہر ایک کو ملکہ معظمہ نے نہال — امیر چھوٹا بڑا اک نہیں رہا محتاج

تصدق اپنا عطا پچھلے سب کو کی تنخواہ — وظیفے والوں میں ہے کونسا بھلا محتاج

دیوان جان صاحب ۸۴

[illegible]

قاصد وہان سی آتی سلامت محال ہے — دنیا ہی تو عبث مجھی بیک خیال رنج
جیسی ہنسی تھی وصل مین اب رو رہی ہجر مین — مشہور ہی جہان مین خوشی کا مآل رنج
جینا ہمین محال ہی اور رشک ماہتاب — چوٹی کی گیسوؤن نی دیی ہین کمال رنج
راضی وہ ہونگی وصل پہ اوصاف ہجر سی — نقش طلسم جبکہ بنا تماشے حال رنج

ہم خوش نہین ہوی جو لڑی وہ رقیب سی
ای جان کب پہ سینہ مین اونکی ملال رنج

بدتمیزی چاہیی ہرگز نہ حیوان کیطرح — بیٹھنا انسان کو لازم ہی انسان کی طرح
قیس رہتا ساتھ لیلی کی حدیحیوان کیطرح — تھا وہ دیوانہ رہا جنگل مین حیوان کیطرح
روح کو ہی جسم محلبین جسم کو محبس زمین — گور بھی ہی خانۂ تاریک زندان کیطرح
وہ شہ ملک جنون ہون قیس تھا میرا وزیر — داغ سودا تاج ہی تاج سلیمان کی طرح
دیکھ کی رویا جو داغ حسرت دیدار یار — یہ چمن آنکھون سی سینچا گلستان کے طرح
دیکھتی ہی مجکو وہ ہنسی رخ چھپا یا زلف سے — بنگئی صبح وطن شام غریبان کی طرح
آہ کی ہیتی سی روشن داغہای جسم ہین — جل رہا ہون باغ مین سرو چراغان کی طرح

منگوائی اگر سبز تو تھی وہ لائی بنا سرخ
قطامہ ہوں پہنوں محرم میں اگر سرخ

پہنی ہوئی جو رائی تو آئی تھی وہ بن سرخ
اک رات کی بیاہی کا مناسب ہے کفن سرخ

کیا نیل کی مہندی کی بہاری میں تھی تپ
نیلا ہوا پیڑ و مرا امی وا لی بدن سرخ

پھولا جو ہوا اودہا کہ ہے اگ لگی ہے
آتا ہی نظر گر ہو نمین کہ سون سی بن سرخ

کو دسی ہو رنگت تر سی تو آگ کا پتلا
غصی سی نگیون منہ ہو ترا شام برن سرخ

کالا ہی جبش شہرا جی شام ہی گورا
کشمیر ہو از ر و بدخشان ہی یمن سرخ

اک مردوی نی سینہ پہ گل بچپہ جو کہائی
ای جان نظر آگیا لالہ کا چمن سرخ

مقتول جراحت کی سبب ہیں ہمہ تن سرخ
تشریف شہادت بھی ہی شکل چمن سرخ

خون رنگ عجب کوچہ قاتل کی زمین ہے
ایسی تو شفق بھی نہیں ہی چرخ کہن سرخ

گلگشت چمن زمین کیون پھول کی بیٹھا
بیوجہ ہی منہ غیظ سی ای غنچہ دہن سرخ

پامال کیا زخمی شمشیر ہوا کو
اوس مہ کی جوتی کی تلیو نکر ہو کرن سرخ

کیا خون غما دل ہو کمر آج ہی باندہی
ٹپکا جو لپٹا ہی یہ ای رشک چمن سرخ

[illegible]

کہانی اچھی یہ تی سناؤن مردون کو
یہ ون و کیل کی جو رہ ہون جیسا حاکم کی
خراب ہونگی محلی کے بچی ای باجی

کسی کی مہر نہ کبھی آئی داستان پسند
ہزار بار کیا ہون امتحان پسند
کیا ہی کسبی نی ہمسائی مین مکان پسند

جو اون کی رام ہون ای جان پھیر لاو تم
نہ حسن وان ہے یہ اور نہ پاندان پسند

کیون نہ مو باف کی کلیان ہون گل اندام پسند
اب جو کنبی نہ قصائی ہی نہ حجام پسند
تمسی لینا نہین قسمت مین دولہنی کی سوا
تھون اسواسطی انگیامین ہی رکھی محرم
نام قرآن مین تو مصحفی خانم نکلا
رسی جلجاتی ہی رسی کا نہین بل جلتا
جا ہی جی بھی وانا ہی نہ دیکھی آغاز
اوسمین ای جان ہی یا سب نوج نہانی جاؤ

جانور مردوی کرتی ہین یہ گلندام پسند
سارو ہا ہانی کا اس ور مین ہی کام پسند
وہ بری ہون مرا اچھا بھی نہین کام پسند
کوئی جھمپا کا مہینسی آئی یہ گلندام پسند
آیا سین علی باپ کی نام پسند
بات بد کرتی ہین ہر وقت مین نام پسند
مرد ہو یا کہ رنڈی کری انجام پسند
میر باقر کا نہین ہے مجھی حمام پسند

[illegible]

سنہری اور روپیلی تمہاری بازو پر — زیادہ شمس و قمر سے ہے جلوہ گر تعویذ
کبھی نہ اوس رخ یوسف جمال کو دیکھا — کوئی میں چھوڑی میں اکثر دم سحر تعویذ
ہر ایک دیدہ اختر فلک سے پھولی نور — جو دیکھی رشک سے یہ تیری ہی قمر تعویذ
قسم ہے تجکو پیمبر کی یار تک پہنچے — یہ خط نہیں ہے سمجھ اس کو نامہ بر تعویذ

جلا رہے جو ہے یہ قلب جانصاحب کو
سمجھتی بغض کا ہے آتش سقر تعویذ

کیا ہوا مینی بنگالی جھاڑ گر سو بار پر — شل کئی قسمت نے بازو ہو گئی بیکار پر
سحکی میں سہد کی روشن ہوس طہار پر — شمع والی سیج ہی پروانہ ہی تہانہ دار پر
سیر امحرم سے نگوڑا لال خان محرم ہوا — چور مہندی کا چڑھا نگیا کی کب دیوار پر
میاں سے باہر ہون قبضی میں نہ آونگی کبھی — شوق سے رکہ دین گلا شمشیر خان تلوار پر
ڈگمگی میں بات سے نرگس کا دم ہی ہی ہوا — دن نہیں کٹتا نظر آتا ہی اس بیمار پر
ناک چوٹی کاٹی جائے سیج میں کہتی ہوں جی — مشکی عنبر سے رہی کہل جائے گی سرکار پر
جانصاحب بات کا پورا ہی یہ منصور خان — حق سے بولی جائینگا گو رکہہ کے حاکم دار پر

پاؤں آوے ساری ہنڈیں پاؤں گی بیٹی تو دو
جشن سی جمشید کی شادی کہیں ہوگی سوا
منجھلی صاحب چھوٹی صاحب ہیں بڑی بی کی دعا
جلد دیکھیں آرسی مصحف کہیں دولہا دولہن
زرد جوڑا تم جو پہنوگی ہنسی گی زعفران
دوڑ کی لاتا ہی کوڑی روز یہ میرا بیا
عرض کرنی سی مری بچی کو نوکر رکھ لیا
نو جوڑا پہنیگی نیلی پیلی سوت سی
یا الٰہی شاد بان ہر روز اس گھر میں رہیں
پر سلامت یہ رہیں کہتی ہیں میرا ملن عزیز
میں بہنیں کیا جانتی لاچار ہوں تکلیف سی

ہو دعا بھی مانگتی شادی کی تم ہر آن روز
عیسی بی ہوتی ہیں شاہانہ اچھی سامان روز
رسم جو ہو ہو وہ اعلی ہی یہی فرمان روز
مانگتی یہ ہوں دعا پڑھ پڑھ کی میں قرآن روز
دم کریگی ناک میں رنڈی سڑی سلطان روز
پہبتیاں تم پہ کہی گی وہ اچھی قسطلان روز
شکر ہی واجب اگر نا دو گانا جان روز
بہیجتی جبکی لی زردی کی ہو نو خوان روز
عیش کرتی اتو ہیں مارو غنا اور دیوان روز
پوچھ جہ حرکت سی تو میں بچاتی ہوں جیو جان روز
گر گیا نظروں سی جو سائل ہوا انسان روز

ریختی مطبع میں جائیگی یہ اب سن لیں حضور
جان صاحب کا ہی چھپتا آج کل دیوان روز

فوہ دخان گندر نی لگی ہم پہ دن کڑی
جمشید خان سکند روزندی کا نام ہی
دون آپنا آئنہ دسی قلعی کی واسطی
مصری منگائی کہنڈ اتو ساجہی مین پکی کہیر

آیا نہ جیب سی نس کتا جو ہر ہماری پاس
آئینی والی نی ہی لیا گہر ہماری پاس
اوس کی خصم کو لا و بلا کر ہماری پاس
شیرین کی پاس جو دودہ ہی شکر ہماری پاس

ای جان ابر اٹہا ہی پیتی تہین شراب
شیشہ تمہاری پاس ہی ساغر ہماری پاس

شیخانی کی یہ پوتیان آکر ہماری پاس
کہن لی گئی کو دیکو جن کا لیو نسی سجے
سوتین نین فروغ نپایا کسی نی بہی
کیا جانین او ہی ریختی کہنا چڑ ایین منہ
خضر و بداتن او ہی عصمت بہی مل گیا
ڈہاتا ہی حشر پڑتا قیامت ہی ریختی
فرزند سید مس کا عبد اللہ خان ہی نام

چہاتین سموزین بیٹھیہ کی دلبر ہماری پاس
سرکہ سنائین سوت وہ بکر ہماری پاس
بیٹہین چینک مشک کی برابر ہماری پاس
الیسی ٹیڑ سی ہین حبیبا مین ستر ہماری پاس
سب آئین زہر کہا کی یہ ہمسر ہماری پاس
فتنہ غضب کا آیا تہا محشر ہماری پاس
محفل مین ہو کی بیٹہا نہ ہمسر ہماری پاس

[illegible]

مال کیا فارسی والونکی ہے آگی ہندی کی — ایسی ہے ہوتی ہین مضمون بد شعار تلاش
مردوی فارسی مضمون کرین جمع وہ ہندی — اونکی ہی فکر کو ہی ایسی سزاوار تلاش
بچا قوتنگ کہنا نہ اب گہر مین بہادر مرزا — حکم سی ہوتی ہین سرکار کی ہتیار تلاش
شیشا شورہ اچی گندک ہو کہ گولی بارود — رات دن کرتی ہی ان چیزون کی سرکار تلاش
اچھی دوائی ملی اچھا ملی چیرسی والا — جلد صحت ہو سراک کرتا ہی بیمار تلاش
نکلی نرگس کے ہی گو ہانجنی کو لاوہ لگا ہی — کوئی برسون کی پرانی کرہی دیوار تلاش

سرقہ فارسی کا جان کیا ہے تم نی
جنس کیونکر نکرین ستہری خریدار تلاش

پایا نہ دل کو سینی مین سو بار کی تلاش — باقی رہی ہی کوچہ دلدار کی تلاش
اوتہا سیاہ ابر جو کعبہ کی سمت سے — ہے می کشونکو خانہ خمار کی تلاش
پہر دل لگا ہی اب کسی رشک مسیح سی — پہر اندنون ہی عشق کی آزار کی تلاش
اثبات وسن دہن کا نہ ہستی مین ہو سکا — پہنچا ہی گی عدم کمر یار کی تلاش
شیرین لبونکی عشق مین فرہاد کی طرح — رہتی ہی دل کو دامن کہسار کی تلاش

۹۱

[illegible]

[illegible]

نیلا پیلا وہ ہوا غصے سی نام وصل پر	صورت حسرت با مزاج یار کا بدلا خواص
نام تو سنتی ہیں عاشق پر نشان عتنا نیند	ہی کمر کا بھی دہن کی طرح تو عنقا خواص
وصل پر راضی ہوی تھی ہر طبیعت بہر گئی	ہی تلون سی کبھی سیدہا کبھی الٹا خواص
ایک عالم کو بنایا بیخطا وحشی خصال	اوس پریرو کی یہ مزاج زلف کا پایا خواص
عشق صادق کھو رہے عشق فاسق کو فروغ	انقلاب دہر کا یہ آج کل دیکھا خواص

موج زن طبع رواں ہے جا بجا صاحب یہ رات دن
فکر کا ہر بحر میں ہی صورت دریا خواص

گذری شب فراق اس آرام سی غرض	رورو کی صبح کی ہی سر شام سی غرض
عاشق کا دم نہو نہ یہ ہی دیکھو تو یہ کہا	کیا کام آفتاب لب بام سی غرض
منہ پر دوپٹہ تان کی آتی ہی سو رہی	روز شب وصال سر شام سی غرض
اپنی تو صبح ہوگئی وصلت میں شغل ہجر	دل کو رہی حضور کی آرام سی غرض
بیمار دل تھا نرگس بیمار یار کا	صحت ہوئی نظارۂ بادام سی غرض
صد شکر آج منزل ہستی کو طی کیا	کنج لحد میں سوئینگے اب آرام سی غرض

[illegible]

سوگ کہی نہ بہوسنر یکا لوکو ں سے — بہیانی لکہا ہی اس سال مین گہر یار کا خط
جان تو تن سی او سیوقت گئی او ہسکی نکل — کہینچ جلادنی کولی سی گنہگار کا خط

جانصاحب سی بس کوئی مٹا سکتا نہین
ایک سی ایک حقیقت مین ہی دشوار کا خط

دل آئی پیچ مین جو ہو گیسو سی ارتباط — دیوانہ ہون شرہا کی یہ بیرو سی ارتباط
ہی اسکو چشم یار بیرو سی ارتباط — آہوی دل کو کیون ہو آہو سی ارتباط
دل لیکی مکری مجسے ہی انکار دوستی — ثابت کرونگا سیکڑن پہلو سی ارتباط
کوئی لیتا ہو حسن پرستی سی کام ہی — اسلام سی نہ نجل نہ ہندو سی ارتباط
آئینہ شانہ رہتا ہی ہر وقت سامنی — مشاطہ کا بڑہا رخ و گیسو سی ارتباط
ہرگز نہ بن تو خال رخ یار کا حبیب — وحشی دل نہ چاہیی ہندو سی ارتباط
پڑہو اکی کچہ کہلایا سیانا ہی رو سیاہ — پیدا کیا رقیب نی جادو سی ارتباط
اکدم تو چہوڑتا نہین ان کو اکیلا تیرے — کیونکر بڑہی رقیب سیہ رو سی ارتباط
نوشو جان تمنی کہی وہ ہی سب بری — اچہا نبدہا نہ ایک بہی پہلو سی ارتباط

کیونکر اسی ہو جو ایسی ہو لا ئین کیونکر اسی ہو لا ئین بالینگی بہلا کب تک بالینگی بہلا کب تک
چاہئیں تو ستا ہی چاہئیں بس گلے سے ارمان خدا حافظ ارمان خدا حافظ
دانائی ہے کیسی ہے دانائی ہے کیسی ہے بی عاقلہ خیلہ ہین بی عاقلہ خیلہ ہین
نادان کا جنسہ ہی کا نادان کی خبر ہی کا بی جان خدا حافظ بی جان خدا حافظ
ننبو کی ہو ہی نسبت ننبو کی ہو ہی نسبت نادار ہی گہر باجی نادار ہی گہر باجی
کس طرح سی نکلیگا کس طرح سی نکلیگا ارمان خدا حافظ ارمان خدا حافظ
سمجہ کو بلاو نگی سمجہ کو بلاو ن گے کیون روتی ہو اسی ننبو کیون روتی ہو اسی ننبو
سسرال کو لیجاتو سسرال کو لیجاتو قربان خدا حافظ قربان خدا حافظ
وان شادی کی ہین رسمین وان شادی کی ہین رسمین اسی جان چلی جاتی اسی جان چلی جاتی
برہو ... پیا بسمت ہی ہیگا کیلئے سامان خدا حافظ سامان خدا حافظ

ولہ

تو ہی جلتی تیرا پروانہ بہی جلجاتا ہی شمع	اوبی ہے اک عشق تمہو نکو جلواتا ہی شمع
ویسے پروانیکی کا گل کا یہ ہی تجہ پر پڑا	جو دہوان سر سی ترہی نکلا وہ بل کہا تا ہی شمع

[illegible]

صدمہ جانگاہ سے ہی سبز رنگت ہو گئی
یاد اونکی آئی جو پوشاک ہائی وقت نزع

پڑ گیا آنکھوں کی نیچے سر پرڈ نبالہ دار
دو ترا ہی نیچے کا مجھکو پائی وقت نزع

جان بلب دکھا دیا زلفوں کا بوسہ یار نی
چھاؤن کیا خوش آئی سنبل کی سہانی وقت نزع

ایسی عاشق ہو گئے ہیں کب وامق و فرہاد و قیس
کر رہی دلسوز ہیں یہ نوحہ خوانی وقت نزع

ہیں تصور میں عروس گور کی آرائشیں
و لکھوی نوشتہ صفت شب شادمانی وقت نزع

جانصاحب آرزو ہے ہر گھڑی اللہ سے
ہو زبان پر پنجتن کی مدح خوانی وقت نزع

کیوں نہ پالی اوپری داغوں سے میرا تن فروغ
دیکھ لی بلبل گلو نسے پاتی ہیں گلشن فروغ

کر رہی ہی اولاد کا چاہا ہے آپ سوکن فروغ
میرے کلیجے کا نہ ہو لینگی پی دشمن فروغ

سامنے چھینے کی کیا مٹی کی ہی ہر تن کی اصل
لے ترا ابن مجھ سے کیا لیجائیگی سوکن فروغ

تم اکیلی پانچ بھائی ہیں مرے چھوٹی بڑے
سیج ہی اس کی یہ رکھتی ہیں مرے جو بن فروغ

مردوسی عورت کی غیرت فی الحقیقت ہے بڑی
دیکھ لو پردے یہ رکھتی ہی لو چلمن فروغ

مسی والی لی گیا اندھیر تہا اثر فی لگی
یہ بلا ہو گی وہ جیتی لیگی سوسن فروغ

[illegible]

عدم جو آیا محبت کا دل میں ہی آباد
ملکین کے ذات سی صاحب ملا مکانکو شرف

ہزار جان سی ہوں مرد زندیاں کا شوق
دیا خدا نی وہ رعنا میان جو انکو شرف

ہزار ریختی گو جان منہ چڑھا ئین مرا
ملیگا ایسا نہ اون کی فرشتی خانکو شرف

غور سی دیکھا جو اس شیرین شمائل کی طرف
ٹھیا ٹھیا ہی جگر مین درد کچھ دل کی طرف

کوئی دم کا اور مہمان ہی اجل آ لین آہ ہی
یاس سی کیونکر نہ دیکھوں روی قاتل کی طرف

خنجر کس کی لطافت نی بہن ہو ئی اپنی ہاتہ
مچھلیان قدسی چلی آتی ہین ساحل کی طرف

باغبین صیاد اور گلچین سی کچھ جھگڑا ہوا
قمریان ہین سرو کی گل ہین عنادل کی طرف

چلتی چلتی پا ادر سہی گیتی کیا قاتل نے وار
دیکھا ادر دیدہ نظر سی لب منی سائل کی طرف

سارباں سی حکم لیلی نی کیا رہ ہوشیار
قیس دیوانہ نہ آنی پائی محمل کی طرف

عینی مانگا ایک بوسہ حسن کی خیرات دو
قہر کی آنکھوں سی دیکھا انی سائل کی طرف

وہ گران بہین ہوش آ ہینگا اوڑ سی غش آ گیا
دیکھتی ہی پی ہی طوق و سلاسل کی طرف

جان صاحب سی یہ قربانی ہی کعبہ مین حلال
دیکھکر کہتا ہوں روی یار کی تل کی طرف

۹۶

۹۷

نفس کو ملتا ہی کہ پڑا نہ پیٹ کو روٹی
یہ دہیان رہتا ہی ہمیں ہین بہی ایسا ہون
خدا کو کب ہی عزیز النساء غرور پسند
سدا رہا ہی جو مبتلی نساء پریشان حال
کمال دولی کا صاحب کمال ہی بے نفس
خراب حال نہ کیون ہون یہ کہو بہا ہو تین
زلیخا بہشتی ہین معشوق بہی مصیبت ہین

ہمیشہ رہتا ہی مفلس خراب حال ہلاک
کیا خیال بہی کرتا ہی یہ نہال ہلاک
ہوا وہ آپ تکبر سی پائمال ہلاک
وہان جان موئی کوہی بال بال ہلاک
ہی تنگ دستی کا کرتا دو سی زوال ہلاک
انبیا بہی ہین گی یہ جیا سان ہلاک
ہوا ہی مرد وا یوسف سا خوش جمال ہلاک

سینہ رہی دوست بہی ہی جان ہی ہی دشمن
بچا ما جان بہی کرتا ہی یہ مال ہلاک

ہی نام پیارے مناسب ہین پیار بیچاری ڈہنگ
شریف زادی ہو آتی ہو اوہی بات کو گہر
پکڑی آتی ہی جہاتی کسی کا دہیان نہین
بنا سپاہی ہوا ایچنا تہا تل شکری

بہت بری ہی ہین کہون کیا بہلا تمہاری ڈہنگ
اور اسی تمنی ہین کہوین شگفتگی سا ہی ڈہنگ
بس اب ہی جو پڑی یہ ایسی ہو گئی ارسی ڈہنگ
خدا کی شان یہ پیدا کی کر اسی ڈہنگ

میری تقدیر کا مشتہ کالا ہی نگوڑی شکل
کہونٹی جیسی ہی سوا کوڑیا خانم باجی
بگمان ایسا ہی بدکار نہین چھوڑتا ہی
مجکو دیوانی بنا رکہا ہی اس او جڑ ہی نی
یہ نحی مردوی کو سوم بنا دیتا ہے
سچ مثل ہی کہ بڑہی بول کا سر نیچا ہے
جو بہلی کرتی ہون اوسکی تو بری کرتا ہے

رو سیہ او ہی یہ بخت ہی کوا معصوم
منحہ کہری کا ہی غضب یہ سوا کہوتا معصوم
سایہ کی طرح مری ساتہ ہی پہتا معصوم
میری حق مین ہے ہوا الیلی کا کتا معصوم
او خسیت کا بنا دیتا ہی تیلا معصوم
ہوگیا مجکو تو قاضی کا پیادہ معصوم
سوت ہی سوت کا لکا ترا میرا معصوم

شکایت کرو معصوم کی ای جان تم اب
ہی سڑا کر دوا کریلا یہ تمہارا معصوم

لالون کی لال ہوا ان مین دونون جگہ وطن
رنگیلی جیسی ہی روشن ہی چراغ دل کا
لیلی کو جاتی ہی مجنون صفت سٹرن ہی
سو ہی او بیٹ کی کل شب کو ای زلیخا

سسرال ہی بہشتان مسکہ مرا مین مین
آئینہ یہ مجلی ہون ساتہ اپنی ہین کفن مین
دانتون کی بل ہی مسی ملتی اگر بدن مین
تو تیری مہد گلی ہی یوسف کی پیرہن مین

نہ ہجر ہی میں ملین مر و نگا کیا یون آ بشوق وصال ہو
تو ہی کلمہ پڑ ہا غیر کا دیا دل کہی بخدا عبث
ہوا اثر سخن دو شیرین یا ہمن قفس تہ غضب یہ کہا

ارے جی جان یہ بہی لگی یہ جان جو تو کہا کہ ہون
بت بیوفا ترا شیفتہ کیا مین نہین تو کہا ہون
تری صدقی ہون ہمسری لیلی سی وہ نشین تو کہا ہون

بہلا کیا کہین ہی جان وہ ایسا ہی ظالم کینہ جو
کبہی صاف بہی ہو گی تری جبین جبین تو کہا ہون

چڑ ہی او تری گی تیوری بہی ماہ جبین تو کہا کہ ہون تو کہا کہ ہون
ذرا ہنس کے بہی بولی گی ہنسی حسین تو کہا کہ ہون تو کہا کہ ہون
کرون ہجر کا درد و الم مین بیان تو کہا کہ ہون تو کہا کہ ہون
ملو راہ گلی مین اکیلی کہین تو کہا کہ ہون تو کہا کہ ہون
کبہی جہو ما سمجہتی ہو یاہ تھا لگی دیکہتی منہ لگی دیکہتی منہ
مری کنی کا کچہ بہی ہی تمکو یقین تو کہا کہ ہون تو کہا کہ ہون
نہین بات جو کرتی ہو تو کچہ کیا ہوی کہین ہو خفا ہوی کیون ہو خفا
کوی میرا قصور و خطا تو نہین تو کہا کہ ہون تو کہا کہ ہون

مخمس

دست رنگین پنجہ مرجان سی فر کیونکر نہو
قد صنوبر شہرۂ آفاق پر کیونکر نہو

لعل ہین لب دانت ہین رشک گہر کیونکر نہو
نور کا عالم سراسر جلوہ گر کیونکر نہو

خال اختر شب ہی گیسو رخ قمر کیونکر نہو

کہل گیا تہا رنگ بسون مین ترا اینگا مجہی
گل جو دیکہا باغ مین پہچان آئی گا مجہی

کینہ جو ہی آسرا کیا سو صفائی کا مجہی
ہی تصور یار کی دست حنائی کا مجہی

آج آنکہون سی روان خون جگر کیونکر نہو

بہتی ہی ہمیش نظر مردم کی آنکہین بہر حسن
ہی نگاہ دزدیدہ تیری عاشقون کو مہر حسن

بازو موجین مچہلیون سی رشک ہی بحر حسن
دل مرا ڈوبا ہی تیری چاہ مین ای بحر حسن

آبرو میری بہلا مثل گہر کیونکر نہو

دو گہڑی کی بہی جدائی مین ہی جب منہ آہ
پیٹ پکڑی دوڑتی آئی آپ یا حال تباہ

سچ مثل مشہور ہی خالق ہی بس اسکا گواہ
ای مسیحا سی زبان ہوتی ہی ایسی لگو راہ

میری درد عشق کی تم کو خبر کیونکر نہو

مانگی جو معشوق دی حق کہتا سارا شہر ہی
نو عروس الفت معشوق کا یہ مہر ہے

100

[illegible]

زرد رنگت خشک لب چہرہ نہو کیونکر اودا سا … اور اڑگئی ہاتہونکی طوطی یا نہین ملتی کی آہ

دل بہی سینہ مین نہین اب جب قضا کی ہوپاس … ری تجمل ساتہ اوس کا گل کی گئی ہوش و حواس

گلشن ہستی سی اب پیا سفر کیونکر نہو

جن ہو نہین ترازو مین الفت کی ڈہنگ سے … بیٹہے نگاہ دلکو تول کی کعبہ کی سنگ سی

رنگین ہے یہ فکر یہ دلکی امنگ سے … کہتی جلا ہون ننگ مین نگین کے رنگ سے

نسبت کو مجہسی کچہ نہین نسبت ہے رکہتی ہون … واقف ہی اوسی کہون مری تنگ ڈہنگ سی

دعوی برابری کا ہی جن بہیاون کو … مین اون سی دونگا نام نہین بیتی تنگ سی

کیا باغیون کو بہول کتر کی دکہاؤن مین … مضمون اپنا قطع اونہین کو کہی ڈہنگ سے

جب اوکتی ہین سر دیا دہلونکا ڈر بہ کیا … رنڈی سی تہی وہان یہ سیکہوائی ہنگ سے

کر سکی ہمسو نہین تہسو تہی شہی … لیتی نہین ہے کام مری ضد ڈہنگ سے

بیٹہی بہی ہوون سر دہنی یہ یاہی ہو فرا … بیہوش کو کوئی خشکا کری وسا پنگ سے

کبہی نہین ہون نجیہ ہون پختہ کلام ہی … مین ریختی کی ریختی کہتی ہون ڈہنگ سے

بارود سی ہسوا ہی مری تیز آتشک … سو دہی اوڑہی ہین مری اک رنگ سے

١٠١

اور رہتی بانکی دوپٹی بانکی پٹی چھوڑتے
کماکی بل چلتی ہین سی کاچلین مرغوب ہے

پانیچی ڈہیلی ہون انگیا چست ہو سیانی کسی
آج کل کے لڑکیون کو بانکپن مرغوب ہے

جو خصم کو دین وہین ہلکا بہی ہے بہاری گہنگا
کونسا بی کربلائی کو کفن مرغوب ہے

خوب ہے مرضی مِسّی تاڑ ہی کٹاری مارتی
مجکو بہیجو ایا دہی جو گلبدن مرغوب ہے

اوڑہ کی سوتی ہون شبنم کا دوپٹہ باغ مین
مجکو شب خوابی ہی ہے گل چمن مرغوب ہے

یاد رہتی قبر کی ہے جانصاحب ہر گہڑی
ہون مسافر مین یہان پر دم وطن مرغوب ہے

حسن اوسکا جانصاحب روح کو مرغوب ہے
جو اجی نام خدا اللہ کا محبوب ہے

نوح کی اولاد آنسو دل ہوا ایوب ہے
ایک دیدہ ہجر آدم تو اک یعقوب ہی

کل پہولا کر باغ مین کیا کوئی آئی ای نسیم
کیون لجائی آنکہ اس نرگس کی کیون محجوب ہے

جو تیان کہائی نہ پچکا نہ چوڑائین جو تہیان
سمدہنون بی بی میان مجکو کیا محجوب ہے

آبرو لینی کا یہ ہتہ ہی طالب ثمن
لیس کتا خواجہ سرا بیری مرا مطلوب ہے

ہی پوری مصحفی کا بی اگر اوسکا کلام
جانصاحب شاعرون مین یہی کہتا خوب ہے

[illegible]

۱۰۲

خاک مین ملجائی چوسرا آپ سے
پانچ ہوگی بلتی چھپن سے غرور

چنتی کرتی ہو بازی ہار کے
ہاتھ منہ کٹوائی گی دو چار سے

جانصاحب ایک بی موذی ہی ہہ
ال سے ماموں کا بیٹھا مار سے

کیا نبا ؤنہا دہو گی آسمان کی سے
بلاتی ہے کہو ہین او جبری بدات عصمت کو
ہزار منچہ ہو گزری گلوں سے صفت
ندین جو اشرفی خانم بہان پی تو ندین
ہوگی میری نشانی کی کیا قدر انداز
مریگا وہ جو ہوین جو اب پا کھنی نیشی
وہ نران مرید ہی جو رو کا بھرنا بھر تا ہو

جہانی جاتی ہون مین جہان جان نکلی سے
جو بکتواتی ہین ابو امتحان کے سے
زبان جاتی ہی بلبل کے اس ہیا نکلی سے
کبھی بھی جاتی ہی اکرو زکچہ دیانکلی سے
تمہارا تیر مین بی مری کمان کے سے
کہانی سنگی کچھ فقیری اسانکلی سے
نہ باپ کی نی وہ دیسی مین مانگی سے

جہاں ہاتھ مین گلدستہ کہاں کی گل ایہی جان
سینہ مبارک ہی جالی باغبان کی سے

[illegible]

وہ رنگ و روپ جوانی کا ہو گیا کافور
بڑھاپا آیا و دلی دن کیطرح اب جوبن
نہ سینہ میں وہ اٹھان ہین گو سرے اب پیٹ مین آنت
لٹک کے چھاتیان بہر تیلکی ہین بنی بیگن
نہین ابھار وہ رانون کہی کئی تھی مردونکی دانت
نہ وہ گلا ہی گلی جسپہ کاٹی مردون نے
سفید ہو گیا سر جلیسی روئی کا گالا
گلی نہ دال جو بنگ کا مگرا مین ہانگون
بہری بہری ہی نہ رہین نہ مین مرد خاک پین
جب آیا گہر مین مے ہندی کی خیدی پو چھتا ہے
ہوئین نہ چوڑا سی یہ پیڑو کی آنچ نی دل سے
سنتی پی مردوی تہی جن یہ ہاتہ مل ملکے
پسیج مین گہتی ہون سنتی ہو ہاندہ ہو چاتم

شباب سرد ہوا گرمیان نہین باقی
یہ بگڑی گات کہ اب چھاتیان نہین باقی
بنی ہی پیلی خوش گست بیان نہین باقی
وہ فالسے سے رہین سینٹیان نہین باقی
انہین کہ قدر رہی کچہ بہیان نہین باقی
رہین گلی کے بہی کچہ خوبیان نہین باقی
کہین شباب کا گلو فشان نہین باقی
کبھی وہ بٹ گئیں اب بوٹیان نہین باقی
جو رگرین پٹریان وہ پنڈلیان نہین باقی
وہ پہلو رکھتا کوہی بدگمان نہین باقی
نہی ہیرا لگا جلکی ہوان نہین باقی
رہین وہ بازو نمین مچھلیان نہین باقی
ہی جیری وا لا کوئی مہربان نہین باقی

کبھی بھی تو جو آج کبوتر اوڑاوُنگی

کہا ہی جو کر دون ہاتھ گول گول ... کرونگی مین آپ کی سر پر بجا ٹی ہول
صاحب مین بیتی پہلی سی بیکی ... تم کیسونکی چاہ مین پہرتی ہو ڈانوان ڈول

دیکھو تو مین بھی کیسی کنویں ب جہکاونگی

ہی خالا تو ہو نہین پروا کچہ اری بہار ... ہوتی لگی گی جسکی مری سکہیان مین سوار
جیکی سی ابتی ہاتھو ... لگا دونگی تین چار

خانم کو اسطرح سی کنواری بٹاونگی

تھی کون جسکی پاس ہا جاکی رات تو ... چل دور ہیا نسی چہوڑا رہی میرا ہاتہ تو
اری جان یہ دکہا کسی خیلہ کو گہات تو ... چندرا کی چہند سی نہ کرا ب بحثی بات تو

مین بولی نہین جو تری دم مین آوُنگی

دیگر

پہر الگلی چلن ہین وہی سارہی کئی دن سی ... پہر آپ پہرتی ہو سنواری کئی دن سی
بولاہی ہو پہر مستی کی مارہی کئی دن سی ... پہر کرتی ہو ہمسائی شارہی کئی دن سی

ایضاً

ماتو مری کہنی کو ابھی کور اہی پنڈا
بن بیاہی ہو واری یہ چلن بہین اچہا
... کا مجھی اس بات کا ... ہی
ہو جاے نہ رسوا یہ کہین ...
کیون جاتی ہو دریا کی کنارے کی ...

ایضاً

وہ ان کو نہیں چہیڑی تو وہ رات کو آگی — مہتاب سی کہلدہ بنت انگلیا کی بناویں

بی مہرنسا الائی ستاری گئی دلسنی

کھنگی موہی کو جہوٹھکی زردار کرون گی — گہر والی سی نہتی نہیں میں یار کرونگی

جب سی نہیں کرتی تہی اب پیار کرونگی — تن بیشہ نہیں یا نتا لاچار کرون گی

یہ کہتی ہون ہان ہاتکی بیکار ہی کئی دن سی

مین جہوٹ نہیں بولتی ہی جانتا ہے — جو پیسا تہا سب اوٹھ گیا بنو کا کیا بیاہ

سرکار سلامت رہی والیکی مرسی چاہ — اب ہونگی نہیں لاکی میں کن سی نہیں تنخواہ

بیٹھی ہون اسی سکی میں بہاری گئی دلسنی

بد یا نسہ بڑا کیا ہوا جو منہ سی تہ بولی — عقدی تو فقط اچہی بری جا بلی کہولی

ای جان کسی خیلہ کو بتلاو تو سولی — کچہ کہیل نہیں جانتی ہیں بی ہی بہولی

جہوٹی ہی تو بارہی نہیں ہارہی گئی دلسنی

خمسی دیگر

قرآن کا جامہ ہی اگر یہ ہی سکے اینٹ — درگاہ مین یا جاکی بڑہی پرو دٹی لو بہار

[illegible]

یون چہیڑا کیے بات مین وہ لڑتی تہی اکثر	اب سوت تمہاری ہی مری چہاتی پہ لاکر
ای باجی مثل سپیچ کی سیکی مقرر	کر موی تو گریلی تہی چہڑی نیم سکا وہ پر

وہ اور ہوئی کڑوی یہ باتین نہ بنائین

کل کال مری سب کل ہے ٹلی ام کی ہماری	مرتی ہون پڑی پیٹ کو کہتی دکہ ماری
پیچہی نہ پڑو آج تم ای جان ہماری	کیا بہولی ہون آجاونگی جو دم مین تمہاری

مین جانتی ہون جس لئی بہ لیتی ہو بلائین

واسوختتی

عشق کی نام سی مین کبہی آگاہ نتہی	کچہ خبر میری فرشتون کو بہی اللہ نتہی
دائی بدی کی تو گہتی مین بڑی جاہ نتہی	نیک بختون مین سدا کرتی تہی بدراہ نتہی

پاؤن پہیلا کی سدا شام سی مین سوتی تہی
مجکو معلوم نہ تہا صبح کدہر ہوتی تہی

جہوٹ کہتی نہین سچ ہے قسم کہاتی ہون	آگ مین غم کی ارے لوگو [illegible]
کس مصیبت مین پہنسی ہوں مین گہبراتی ہون	کیا کہون کہول کی اس حال کو شرماتی ہون

[illegible]

[illegible] بیان [illegible] جان [illegible] زبان

سب سات درختون کی [illegible]
پان کی سرخی جو لبون مین نظر آتی ہی
شان الله کی قدرت کی دکھا جاتی ہے

شعر

[illegible]
[illegible]

۱۰۸

اٹھتی ہی جو بہوین اور دیدی عجب متوالی	اگر مرن دیکھی ثرین جانکی اوسکو لالی

سوتو ان ناک ہی جو دلکو مری بہاتی ہی
اوسکی نتہنون کی بہڑک ناک مین دم لاتی ہے

عقل بی کان سی کہولی کیا مجنتی ہیں ن	بہری کیا بیٹہی ہی سن بات مری نادان
حور کی کان کہری ہو وین اگر دیکہی کان	مینا بازار لگا حسن کی ہتی بہی دکان

تو بہی دل بیچ خریدار ترا آیا ہے
حسن تو دیکہ تو اوس مکہڑہ پہ کیا پایا ہی

او نہتی کہیل ہی جو انیکی نیا ہی انداز	مونہہ پہ تلی ہین سیلن ہیگتی سبزہ آغاز
گل سی گالو نپہ نہین پہولا سماتا ہی ناز	چشم بد دور رہی نام خدا خوش آواز

ایسی بوسونگہنی گالیون نہ مین ارمان کرون
سیب جنت کا بہی اوس ٹہوڑی پہ قربان کرون

مونہی اون داشتونکی تعریف اگر سن پاتی	دالی بنیسان کو نہ منہ اپنا کبہی دکہلاتی
سیب میاکی ہی جو ہیٹ مین مرجاتی	بہوتی نظرون شکسنی ہر کیو پہر بہاتی

[illegible]

[illegible]

رات دن کرتی ہو درگاہ مین اوسکی فریاد | اپنی بندی کی کہین جلد خدا دیوی داد

رت رہی جاڑی کی وہ آکی بغل گرم کری
اوس سی کہل کہیلون مین اور مجہسی وہ شرم کری

گدگدا روی سادہ پیٹ ملائم شفاف | اور اوس ناف کی تم سی کرون مین کیا اوصاف
دل جو اوس مین گرا یوسف کیطرح چہپ گیا صاف | مجکو وہ اندہی کنوئیں سی کیا کہین سوا ہوگئی ناف

جیسی یعقوب کو یوسف کی پڑی تہی لالی
اس طرح دل مرا اب وسکی پڑا ہی پالے

مڑکی کروٹ سی نلی پیٹھ دکہا کر جو گیا | خواب مین آیا نہ پہر خواب مین آکر جو گیا
ہان سلادی گا دہی مجکو جگا کر جو گیا | نیند وہ لی گیا دل مجہسی لگا کر جو گیا

اب لگی ہاتہ تو مضبوط کمر پکڑونگی
لونگی گو لون کی بلائین نہ مین جانی دونگی

شرم کی بات سی کیا مردونکی ہون چیز کا نام | جسکی تابع مین یہ رہتی ہین حلال اور حرام
کام وہ لیتا ہی سہنین ہوتا ہی جہان کام تمام | دو دو کاغذ مین اسی فکر مین گہلتی ہون مدام

دیکہی فتنہ نی عباس علی کی مری دلوا دی مراد
ہو وہ رہی عیش کی سامان ہی
جنکی ملنی کی تہی ارمان سو وہ آن ملی

بند

اوسکی ملنی نی عجب داغ دکہایا مجہکو
دل لگا تو ذرا اس نہ بتایا مجہکو
میری گہر آئی ہی [illegible]

[illegible]

[illegible]

پاؤں گھر سے جو نکالا تو چلی منڈی چال
تمنے رنڈی نہیں کی دل کیا میرا پامال

پیٹ سے پاؤں گھر سے نکالوں میں بھی
ایک کیا دیکھنا گھر سیکڑوں گھالوں میں بھی

بھروں سب تی ہوں اور رنگ کی نہیں تم
پانچ پاؤں پیسا کیا بہار رہی کہ آتی نہیں تم
خلد دیتی ہو مجھی شکل دکھاتی نہیں تم
منہ بند بھی پائی کلی بھولوں سماتی نہیں تم

تم سے بے تیری مجھے بات مری یاد رہی
میری جوبن کا بغیچہ مگر آباد رہے

جس سے تمکو میں کیوں سوت پیکر کی گوندا
تینی بھی ڈھونڈ نکالا اجی اپنا جوڑا
سوت کا رنڈی کی حقیقت نہیں غم ہی تھوڑا
کر دیا دلکو جلا کی مری پکا پھوڑا

میں تو اس منہ کو نہ پھر منہ یہ دکھاؤں صاحب
آگی ان آنکھوں کی ہاں یار بلاؤں صاحب

منہ تو تمہارا مری گھر آگئی سو تی آپ داس
جاسی رنڈی کی گھر میں بھی چلی یار کی پاس
سوی بلوا چکی تم ایک سی کر آئی مساس
نہ چلی کی ہو صاحب اس سنکی داس

بولتی نہ محبت کا تمہاری تی بیان
اب تو میں ہر کی صاحب کہ بہت جی حیران
مجھیاں سا پیکی سہلاتی تھی تم بیٹھی یہاں
وسی میں آپ کی بیٹھی تھی گھری پہ تھی جان
آپ کی زلفوں پہ سرکی میں سو جاتی تھی
مجھی کرتی تھی مساس پیسا کر ہو جاتی تھی

بند

تم تو میں گھر کی تھی اور تم بھی مجھی کی تھی پیار
میں تھی محبوب تمہاری مری تم تھی دلدار
آپکی سی تا تمہاری دل پہ عجب

[illegible]

رات کو سوت کی گھر رہ گئی بندہ نواز	مجھسی او ٹھنی کی نہین آپکی یہ بیجا ناز

ایک کیا لاؤگی مجھ ایسی ابھی بیس ہزار
مجکو ملجائینگی تم ایسی اچھی تیس ہزار

مفت دنیا کی زنی ہین نکر دین خراب	اری بی جی ہین تو ذرا دیکھ نصیحت کی کتاب
دل جلاکر مرا ہونیکا نہین تمکو ثواب	ہی بڑی بے رحمی یہ جو کچھ ہوئی ظالم یہ عذاب

اری دیوانی ہوئی ہو اچھی کیا کرتے ہو
دو میانون مین ہیلا ایک یہ پھری دہرتی ہو

غصہ اب تھوکو جو کچھ کیا وہ خوب کیا	مین تو ہر طرح سی لونڈی ہون تمہین اچھی
کیا خطا تھی مری جسکا یہ عوض تمنی دیا	سچ یہ وہی ہی سہاگن کہ جسی چاہی پیا

زور معشوق کا یہ عاشق کا نہین چلتا ہے
ہان مگر چاہنی والی ہی کا دل جلتا ہے

کل ہوا کل کا تھا دن آج کی پر گور سی ہی شام	چاندنی رات وہ اچھی جو ہو دل کو آرام
دل بھی کچھ صبح سی دیتا تھا خوشی کی پیغام	مین نہاتی ہون کرین آپ بھی چلکر حمام

جان کس کس طرح سی لکھوتی تہین
صدقی ہر بار مجھ پہ ہوتی تہین
اور کبھی تہین نہین بس یہین تہین

گھوڑے مین مجکو بیٹھی سے اک بار — اوسنی سکھپال مین کیا جو سوار
اور لیکر چلی وہان سی کہار — روتی جاتی تھی مین تو زار زار

پیچھی پیچھی برات ساری تھی
سب کے آگے مری سواری تھی

اوتری سسرال مین جو مین جا کی — رونمائی سبھون نے دی آ کی
مجکو اور اوس کو پاس بٹھلا کے — پھر کہلوائی ساس نی لا کے

ہو چکی جبکہ ساری ریت رسوم
پھر ہوئی جو نیوالیون کی دہوم

پھرتی تھی شاد شاد سب مہمان — لڑکیان ہر طرف جوان جوان
چہلین آپس مین کرتی تھی ہر آن — اور باقی نہ مجھمین تھی اوسان

جون جون دن وہ نگوڑا ڈہلتا تھا
میری چھاتی مین دل دہلتا تھا

آئی جب کلموہی وہ تخت کی رات — باجی ہمسائی نی سکھائی یہ بات

مین ہی ایسی تھی بس کر ہی لگی	جو جو ایذا ہوئی وہ سب جھیلی
صدقی خالق کی میری جان بچی	ای بی چہاتی سراہئی میری

زور کر کے وہ جب دباتا تھا
عرش کے اوپر بھی غش آتا تھا

تھی قصائی کی مین پڑی پالے	بہ گئی جو لہو کے پرنالے
زخم اب تک بدن کی ہین آلے	کیون نہون مجکو جان کی لالے

سچ ہے دنیا مین جو کنواری ہے
تخت کی رات اوسکو بھاری ہے

کڑوی تونبی کی الیپ کر کی چار	سینکی میٹھی سے دن مین سو سو بار
نہ تھتھنی اسپہ ہی لہو کی دہار	دائی لالن نے ہو کی تب لاچار

کیا کہون مین کہ کیسا کام کیا
گندھی پانی سی آکی دہار دیا

میری سیکی مین جب گئی چادر	امان صاحب نی سنتی ہی یہ خبر

۱۱۴

بجی کل مچی کو اجی چوڑا سا باہر ... [illegible]
مغلسی نے کہیں ... [illegible]

ایضاً

ایضاً

ایضاً

ساماں اب پوالی کا جلدی سی منگائی

ڈر کوتوال کا ہے نہ کچھ وزیر کا	حاکم کے آگے جتیون کی امرد کیسی سوا
یہ فیل سا جو ذیل بڑہا یا تو کیا کیا	تمکو خدا نے احمقوں کا بادشہ کیا

بک بک کی متر کا مری بہچانہ کمائی

ای جان تیری ہاتھو نسی کرے اون سو دشمنی	یگڑی تبی بلا سی یہ منظور ہی ہمی
جانی نہ دونگی تمکو تو اس وقت مین کبھی	اندہیری نہ توڑ دو میاں آس تم مری

بیچی کی شہری مہر کی زرا چوک جانی

شہر آشوب

کم نہیں قارون سی ہر اک کے خصلت آجکل	دفن کرو ہی کی طرح دولت گہر گہر آج کل
مرد و نکی ہوگئی نامردہمت آج کل	لکھنؤ مین شادی سو ہونگی کی خست آجکل

گو در پہ حاتم کے ردتی ہی سخاوت آج کل

تہو نجہ بی حشمت کا جنگلو شوم پر الو کا گہر	اون حرم مار دیکی بس نیامین ہیں جو ایک بد
کوڑیا تمام بنا ہیا عجائب جانور	سسی مسکا نام جون صورت نہیں کی نظر

ایضاً

ایضاً

ایضاً

[illegible]

[illegible]

ایضاً

[illegible]

...جان جای پشم سی باندی کی ہی بہیا تیرا	ہو رہی ہی خاک ہی ہر علم کی مٹی خراب

ہی بجا بیجا نہیں میری شکایت آج کل

...چہ ہو سکی لکھنہیں چہو ہی مین جلتی ہی	کہہ چکی قطعی قصیدی مین رباعی ریختی
ریختی واسوختی تاریخ مخمس مثنوی	دل مین ہی جو تعریف کی ہر اک اب سوم کی

خوب مرزا کی طرح کہہ بہی مذمت آج کل

بہیا النسا رکہیلاح مین جاتی ہون زبان	کیسا کیسا حقہ ہین ان سو مونکی کرتی ہون بیان
سیدی سیدہ بیبین پرہیز مین انکی قدردان	بہار مرد انونکی سو ونکی موئی جلتی کی فلان

بنگئی ستیاناس میری طبیعت آج کل

...ان مین بیٹی ہو خالا بیہوپہی نانی چچی	جورو سالی ساس سلہج اور بہتیجی بہانجی
...ی سمانی دادی پوتی اور نواسی لنگہ جی	ہر محل مین ان سوئی سومون نی [illegible]

ان کی کہنی کی یہ ہی بی بی حقیقت آج کل

رنگت بدلا زمانی نی ہر اک یہ ران ہے	مفلسی کے ہاتھ سی انسان بہی حیران ہے
ہو سوا حیوان تماشہ بیسی سی وہ انسان ہے	ہی دوگانا جان دیکھو کیا خدا کی شان ہے

۱۱۵ دیوان انجب

ایضاً

[illegible]

ایضاً

[illegible]

[illegible]

ایضاً

[illegible]

پہلی تو بڑھ ہی نہ دین خبرین تری تشریح پر	کوئی انکی شان مین شاعر قصیدہ کیا پڑھے

اعتراض اوسپہ کرین ہین اوسکو ذلت آجکل

شعر سو طرح کے سن سن کی بنائین شعر پر بحر مین وہ گفتگو کرنی لگین پھر دہ بہ بحر	شعر کی شاعر سند دیکھی کری جھوٹا اگر قافیہ ہو تنگ وسعین بھی تو قصہ مختصر

گالیان بدلی صلاکی ہون عنایت آجکل

مفلسی مین کام آتا ہی نہ کوئی رشتہ دار غیر کیسی حال پہونچا یہ ہی اب آشکار	باپ سی ماں سی جو کچھ ہی سو ہی پروردگار ایک بھائی کو ہی فاقہ ایک کرتا زہر مار

اوٹھ گئی دنیا کی پردہ سی محبت آجکل

بیچ لی اوپر سی اوپر گر کسیکی کوئی شی دیکھکر یہ حال کوئی چپ بیٹھا ہی تا بہ کی	لڑنی والی دونون مرجائین جھگڑا ہو وہی اندھی نگری ہی آج چوپٹ شہر مین ہر بونگ ہی

لی مری جو چاہی جسکو دی تہمت آجکل

ہو نہ دولت کو ضرر ایمان پر آئی زوال حرج ہو باہر نہ پیسا ہی نہیں برقم خیال	گھر کی کہیتی جانتی ہین مفت کا پایا ہی مال مان بہن بیٹی بہو کو سمجھی ہین حلال

[illegible]

ایضاً

حال میں بارہ بدلتی ہیں بلا حاملی سینیں — ای ہالی ساں سہرگا کیہ اجبار بھی نہیں

جو اضافہ دی ہی لبس میں خلعت آج کل

جنتی جی ہی لیست رتبہ ہوگا مرفی سی بلند — باجی کہل جا سکا حسبد م آنکہ ہوگی میری بلند

بیچو فی اپنی ظاہر ہر کرین گی عقلمند — ستا کستہ ان علما سی یہ دینہ بھی ہی گروہ لپسند

جو مری کرتی ہی اون کو یاد خلقت آج کل

اب سنو جو حال ہے کل جگ میں بارہ راسگا — کہوتی ہون ہر سنیچر سے جنم کا پترا

بیدکا شتی میں پڑہی مہان سشا ہر مرگ کرنا — تہیان لسی نباکی جہوٹ کہتا ہی کتہا

اپنی مطلب کی ہر اک گاتا ہی شہادت آج کل

چہتری چہوت رستو گی برہمن جوہری — کہو سکی برگی جہری کا شہوہ جلد ہی کہتری

پاس ا سلیمان کا انکو نہیں اپنی ذرہ — بی ایمانی ہی اچی ہر قوم کی دل میں بہری

کسکی خالی ہی دغا بازی سی ہی طبیعت آج کل

بی ایمانی کی یہ ساہوکار ہیں شہروں میں جنجال — جانتی ایمان کی دولت کو ہیں جو ہی یہ مال

ذبح سید کو کرین اور برہمن کو یہ حلال — بی ایمانی کی جہری ہی تیرہ دونو نکی کمال

[illegible]

لکھنو میں کون ہی اشراف کا اب گھر دار | شیخ سی سید ہی چاہی مغل چاہی پٹھان
پیسا چاہئے زیب ہی یہ بنا ہی شرافت آج کل

دیگر

پیر دینگی پھول ہو دینگی دیکھی سنگار رنگ | دولہ سا باغ عالم میں یہ دیتی سنوار رنگ
لاکھوں میں ہی نام کیا ہوں کرشمے کیا شمار رنگ | ایک ایک رنگ میں آچکی صد ہزار رنگ
دکھلاتی ہے بہار میں اپنی بہار رنگ

رنگی ہی ہیرا لال سی بنا کے جو ہو | سر منڈا جالی جوہری بازار میں گھو
اسمیں دلیل ہوئینگی دو چار جان تو | موتی کی طرح رکھی خدا سب کی آبرو
بیرنگ ہی محل کا جواہر نگار رنگ

گر آب آسمان سی پاتال جائی | تانو نکل شباب کہ یہ راگ لائی
کھینچو گو جھیڈوں میں پڑی بلائی | جنگلا ہی پہلی ہیبت کا پہلو بچائی
ویرانی چاہی قمری لگی ہی ستار رنگ

حاتم لسانی ہی ہی وہ بدتر بجھی کمینہ | دو چشم یوں کی بھی گھر ہی ٹھینں کہتی [illegible]

ایضاً

[illegible]

ایضاً

[illegible]

ایضاً

[illegible]

119

بارسی کار بنی والا ہی کچہ کھوئی گی ہی بات	گر یہی کہہ ہو کیوں نہیں کیا مدد اے
ٹکسال جب چھڑا تو نہ حسرت لگی گی ہاتہ	کہا کہاں کی تہہ کسی کیا جہکہا
فق ہو گیا ہی منہ کا جو تیری حنا رنگ	
ہمت ہو گا نا عشق کی بندھوائی دل کو جو	مرتی ہوں میں تو اسپہ جا بہائی دل کو جو
دنیا کی کیفیت اچھی دکہلائی دل کو جو	کالا ہو یا ہو گورا پسند آگئی دل کو جو
او سیر نثار کہیچی ستہ ہزار رنگ	
چہوڑا کسی سے کے دیکھا گلی میں تہا صنم	ہی جوش میری ولپہ لگی لو سکی عشق
اس سرکی ہی قسم کہی جاونگی میں یہی	ہو وہی کفن میں کفنی بہی ویسی ہی
اب تو ہوا ہی ایسی گلی کا یہ یار رنگ	
ونرات گہیری رہتا ہی وس شخص بزار	غم کی سوا خوشی نہیں آتی ہی آسو
دل بیقرار ہوتا ہی اوڑ جاتی ہیں حواس	منہ زرد آنکہیں لال ہیں کبہی
عاشق کی ہو جہنی کی ہوا میں یہ چہار رنگ	
پڑ ہیا تو ہو یہ ہوگئی چلتی نہیں ہوا	سو کہو گا کیا یہ شام کو استر ضائی کا

کیا نور کا ہی گال ایک نور کی ہین تانین
ہے نور کا کلمین جلوہ حسین باندی

ہی تال اور سر سم لونڈی غلام تیری
تال و من تیری سب گویا حسین باندی

کیا خوب دیکھتی ہی گو مسل ہوئی او رنسیم
حسنی تجھی سناہی نورا حسین بلندی

مطلع

کہتا نہ کیون سراپا تیرا حسین باندی
شیدا کہو نین تیری شیدا حسین باندی

حسن صبیح کا وہ تیری ہوا ہی بندہ
اکبا تیری تجکو دیکھا حسین باندی

ہی خنجر جفا کا عالم شہید تیری
اب کربلا ہی تیرا کوچا حسین باندی

تیرا ہر ایک مجنون لیلا ہی زلف کا ہی
ہر دل کو دیکھا اسکا سودا حسین باندی

صد رشک مہر و مہ ہین رخسار دونو تیری
اک چاند کا ہی ٹکڑا مکھڑا حسین باندی

کعبہ ہے تیرا روی زیبا محراب کعبہ ابرو
واجب ہی عاشقون پر سجدا حسین باندی

تو تو ہی قوس تیری پلکی ہی مژگانکی تیر وہ ہین
سینہ کا ہین نشانہ انکا حسین باندی

زہرا جبین و دل تو ہی ہی مشتری زمانہ
ہر خال عنبرین ہی تارا حسین باندی

دندان انظیر گوہر اب لعل بی بہا ہین
درج گہر دہن ہی گویا حسین باندی

تشبیہ برن کرین ہم سے خیال دل مین
آہوی چشم کو ہی دعوا حسین باندی